سرکارِ مدینہ ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے بادشاہ

شاہِ حبشہ

حضرت أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ

مزارِ پُرانوار حضرت أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ

افتخار احمد حافظ قادری

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه (س)

شماره: ۲۳۶۲۲/د/۹۷

تاریخ: ۹۷/۱۲/۱۴

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلامٌ علیکم

با احترام، ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارزشمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می‌شود.

۱. زیارت مقدسه (سفرنامه)، ۲. التفکر و الاعتبار، ۳. بتول بزبان رسول، ۴. شأن علی بزبان نبی

۵. عظائم الصلوات و التسلیمات، ۶. شأن خلفای راشدین ...، ۷. سیدنا حمزه بن عبدالمطلب

۸. شاه حبشه ...، ۹. صلاه و سلام ...، ۱۰. الفیه الصلوات علی ...

سلامتی و موفقیت بیشتر شما را از خداوند تعالی خواهانم.

مدیر کتابخانه آستان مقدس

محمد عباسی یزدی

قم مقدس شریف (ایران) میں آستانہ عالیہ سیدہ معصومہ قم کی لائبریری میں مصنف کتاب زیارات مقدسہ کی کتابیں زینت بنی ہوئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ
سعدی

صلی اللہ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ وسلم

وجہ تخلیقِ کائنات سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشادِ مبارک ہے

سادة السودان أربعة
لقمان و مهجع و بلال والنجاشی

(حبشیوں کے سردار چار ہیں ، حضرتِ لقمان ، حضرتِ مہجع ،
حضرتِ بلالِ حبشی اور حضرتِ نجاشی رحمہم اللہ)

وہ سُن کر دینِ حق کی خوبیاں ایمان لے آئے
فدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پاک فطرت ، شاہ نجاشی رضی اللہ عنہ

© جملہ حقوق نشر و اشاعت بحق مصنف محفوظ ہیں

شاہِ حبشہ
حضرتِ اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق	:	افتخار احمد حافظ قادری
پیشکش	:	عبدالرؤف قادری شاذلی، اسلام آباد امتیاز محمود خان، سیالکوٹ
تاریخ اشاعت	:	جمادی الاول 1438ھ/فروری 2017ء
تعداد اشاعت	:	500
کمپوزنگ/ڈیزائنگ	:	شیخ حفیظ الرحمن
ہدیہ	:	-/275 روپے
رابطہ	:	0344-5009536

رہے گا تذکرہ دائم جہاں میں اُن کی عظمت کا

درخشاں اخترِ فلکِ ولایت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

انتساب

بنام

شاہِ حبشہ

حضرت أصحمة النجاشي

رضی اللہ عنہ

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی تاریخ کی اس عظیم وخوش نصیب شخصیت، عادل بادشاہ کو ان الفاظِ مبارکہ سے یاد فرمایا

مَلِکٌ عَادِلٌ لَا یُظْلَمُ عِنْدَہُ أَحَدٌ

(یہ ایسے عدل کرنے والے بادشاہ ہیں کہ جن کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا)

گدائے در اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
3	☆ انتساب
7	☆ رنگین تصاویر
11	☆ مقدمہ
15	☆ سرزمین حبشہ
16	☆ نجاشی
16	☆ أصحمۃ بن ابجر النجاشی رضی اللہ عنہ
17	☆ سیرت رسول ﷺ میں شاہ حبشہ کا تذکرہ
18	☆ نجاشی کے ابتدائی حالات
23	☆ حبشہ کی طرف ہجرت اولی
25	☆ حضور ﷺ کی دار الہجرت کے لئے پسندیدہ سرزمین
28	☆ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ
30	☆ حبشہ کا وفد بارگاہ نبوی ﷺ میں
38	☆ ہجرت حبشہ اور شاعری
41	☆ شعراء مہاجرین حبشہ کا کلام
44	☆ خط و کتابت
44	☆ مکتوب نبوی ﷺ

☆ عکسِ مکتوبِ نبوی ﷺ	45
☆ مکتوب نبوی ﷺ کا متن	46
☆ مکتوب نبوی ﷺ کا قریب ترین اُردو ترجمہ	46
☆ شاہِ حبشہ کے خط کا متن	47
☆ مکتوب شاہِ حبشہ کا اُردو ترجمہ	48
☆ مکتوب نبوی ﷺ	49
☆ اُردو ترجمہ متن مکتوب نبوی ﷺ	50
☆ ہجرت حبشہ اور سیدۃ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا	50
☆ حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	53
☆ سفیر نبوی حضرت عمرو بن امیہ ضمری	55
☆ سفیر قریش حضرت عمرو بن عاص	57
☆ سیدۃ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا	58
☆ شاہِ حبشہ کی باندی (ابرھہ)	61
☆ حضرت عبداللہ ابو نیزر رضی اللہ عنہ	62
☆ مہاجرین حبشہ کی مدینہ منورہ واپسی	65
☆ ہجرت حبشہ کے دوران حجاز میں رونما ہونے والے واقعات	66
☆ معرکہ بدر اور شاہِ حبشہ	68
☆ "العنزہ" حبشی لاٹھی	68

☆ سرکارِ مدینہ ﷺ کی حبشیوں سے محبت	70
☆ حبشی وفد کی خدمت وتکریم	73
☆ وصالِ شاہِ حبشہ	74
☆ حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہ کی چارپائی مبارکہ	75
☆ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ، صحابیِ رسول	76
☆ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی قبرِ پرنور	78
☆ مزارِ مبارک حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ	78
☆ نقشہ سرزمینِ حبشہ (موجودہ ایتھوپیا)	82
☆ بارگاہِ شاہِ حبشہ میں ہدیہ سلام ونذرانہ عقیدت	83
☆ اسلام کا اولین معاشرتی تمدن	86
☆ کتاب ہذا پر منثور ومنظوم تاثرات وقطعات تاریخ	95
☆ کتابیات	111
☆ مصنف کتاب ہذا کی شائع ہونے والی کتب کی فہرست	112
☆ کتاب، ایک بہترین ساتھی	115

تمام شاہوں میں سب سے پہلے، قبول اسلام تیرا ثابت
تو بے بدل فخرِ دین وایماں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

قصبۂ نجاش،ش

حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک ک

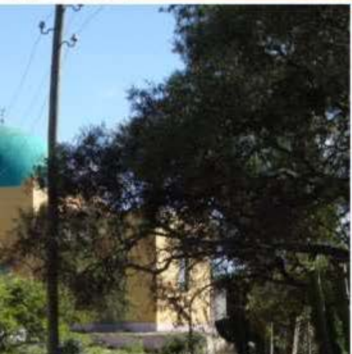

بیرونی منظر مزار مبارک ح

مال ایتھوپیا

ی رہنمائی کے لئے نصب سائن بورڈ

ضرت اُصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ

قصبۂ نجاش،ش

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار و عاشق ص

شمال ایتھوپیا

صادق حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک

قصبۂ نجاش،ش

قصبہ نجاش میں مسج

...مال ایتھوپیا

...رشاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

قصبۂ نجاش، ش

قبرستانِ نجاش جس میں صحابہ کرا

مزارِ مبارک حضرت سیدنا جعفر

ـمال ایتھوپیا

ام، حفاظ اور شیوخ آرام فرما ہیں

بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، ملک اُردن

مُقدّمۃ

حضرت أصحمه بن أبجر النجاشی رضی اللہ عنہ کو حافظ ابنِ حجر، امام ذہبی اور ابنِ کثیر رحمہم اللہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار کرتے ہیں اور بعض اُنہیں تابعی قرار دیتے ہیں۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کے بادشاہ تھے مگر ہمیشہ دین اسلام کی تبلیغ وترویج میں سرِ فہرست نظر آتے ہیں۔ حبشہ کی عظیم مسیحی سلطنت کے تاج وتخت کا مالک ہوتے ہوئے شاہ حبشہ نے اپنے بھرے دربار میں علی الاعلان اس بات کی تصدیق کی تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی منتظر اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہیں۔

سیدُ الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ کی سرزمینِ حبشہ بہت محترم اور عزیز تھی۔ ابنِ سعد کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرزمینِ حبشہ کی طرف ہجرت کو پسند فرماتے تھے اور اسی خواہش کے تناظر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو حکم ارشاد فرمایا تھا کہ وہ حبشیوں سے تعرض نہ کریں۔

مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم مبارک پر حرف بحرف عمل کیا اور آج تقریباً 15 صدیاں بیتنے کو ہیں کہ کبھی بھی کسی مسلمان فاتح نے حبشہ پر حملہ نہیں کیا۔ افریقہ میں آج جہاں کہیں بھی اسلام کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں تو وہ مسلمان تاجروں اور مبلغین کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

براعظم افریقہ کے مظلوم اور ستائے ہوئے انسانوں سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حد درجہ محبت والفت تھی اسی طرح حبشی لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان نثار کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

ایک نومسلم حبشی سرزمینِ حبشہ سے مدینہ منورہ یہ آرزو لے کر آیا تھا کہ

جناب سرکارِ دو عالم ﷺ اُس کا جنازہ پڑھائیں اور وہ جنت البقیع میں صحابہ کرام کے ساتھ دفن ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب اُس حبشی کی خواہش پوری کردی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ حبشی اپنی زمین اور فضا کو چھوڑ کر اس زمین میں آ کر دفن ہوا جہاں کی مٹی سے اُس کی تخلیق کی گئی تھی''۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے نمائندہ وسفیرِ خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ جب مکتوبِ نبوی ﷺ لے کر شاہِ حبشہ کے دربار میں پہنچے تو حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے مکتوبِ مبارک کو چوما، آنکھوں پر لگایا، جواب بھی لکھوایا جس میں اطاعت کرتے ہوئے بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر سرکارِ مدینہ ﷺ کے نعلینِ مبارک کو سر آنکھوں پر لگانے کی تمنا کے ساتھ اس بات کو بھی تحریر کروایا کہ حضور! میں آپ ﷺ پر ایمان لا چکا ہوں اور آپ ﷺ کے چچا زاد سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت بھی کر لی ہے۔

شاہِ حبشہ نے اپنا سارا خانوادہ سرکارِ مدینہ ﷺ اور اہل بیت نبوی ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا، اپنے بیٹے اور ایک چچا زاد خدمت نبوی ﷺ میں بھیجے۔ مدینہ طیبہ طاہرہ جب دارِ ہجرت قرار پا گیا اور مہاجرینِ حبشہ نے واپسی کی تیاریاں شروع کیں تو سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم پر شاہِ حبشہ نے سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سرکارِ مدینہ ﷺ سے کرتے ہوئے حق مہر بھی خود ادا کیا۔ سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو تیار کرنے والی نجاشی کی خادمہ ''ابرھہ'' بھی یہی درخواست کرتی رہی کہ آپ ﷺ سے میری بخشش اور حسنِ خاتمہ کی دُعا کروائیں۔

مہاجرینِ حبشہ جب سرزمینِ حبشہ کو الوداع کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوئے تو شاہِ حبشہ نے ذاتی طور پر اُن کے لئے دو کشتیاں تیار کروائیں۔

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو اُمیر مقرر کر کے اُنہیں مدینہ منورہ روانہ کرنے کے ساتھ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کئی تحائف روانہ کئے۔ اُن تحائف میں سے ایک عصا مبارک "العنرہ" آج بھی شہر استنبول (ترکی) کے مشہور زمانہ عجائب گھر "طوپ کاپی پیلس" کی زینت بنا ہوا ہے جو قابل دید اور لائق زیارت ہے۔

تاریخ اسلامی میں حضرت شاہِ حبشہؓ ہی وہ عظیم واحد شخصیت ہیں کہ جن کا سرکارِ مدینہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ہمراہ نمازِ جنازہ پڑھا اور بلند آوازِ مبارک سے دُعا کرتے ہوئے فرمایا

"اے اللہ! تو نجاشی کی مغفرت فرمادے"

حصولِ خیر و برکت کے لئے انہی مذکورہ بالا قدسی نفوس شخصیات کا تذکرہ کتاب ہذا میں کیا جائے گا۔ یہ بندہ ناچیز ایک طویل عرصہ سے اس کوشش میں رہا کہ کسی طرح ملک ایتھوپیا کا ویزہ مل جائے اور سرزمینِ حبشہ کے گاؤں "نجاش" میں شاہِ نجاشیؓ کے مزار پرانوار پر حاضری اور تصاویر کے حصول کے بعد اُن پر ایک مختصر کتاب مرتب کی جائے لیکن تادم تحریر ایسا ممکن نہ ہو سکا کیونکہ پاکستان میں ایتھوپیا کا سفارت خانہ موجود نہیں ہے، بالآخر جو بھی معلومات اور تصاویر میسر آئیں اُن کو کتاب کی زینت بنایا جا رہا ہے۔

قارئین کرام! کتاب ہذا کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے کہ مقدمہ ہذا کے بعد کتاب کی ابتداء ہو جائے گی، اس کے اختتام پر ڈاکٹر سید علی عباس شاہ صاحب کا ایک تحقیقی مضمون ہے، جس کے بعد کتاب ہذا پر منظوم و منثور تاثرات وقطعات تاریخ ہیں اور آخر میں بندہ کی شائع ہونے والی کتب کی فہرست ہے۔

اس بابرکت کتاب کی تیاری میں جن احباب کا فراہمی کتب اور حصول

معلومات میں کسی طور بھی تعاون شامل رہا اُن تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں، ڈاکٹر سید علی عباس شاہ صاحب کا مضمون ارسال کرنے پر، جن مقتدر شخصیات نے کتاب ہذا پر اپنے منظوم ومنثور تاثرات اور قطعات تاریخ ارسال فرمائے، جامعہ سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ (خضدار، بلوچستان) کے بانی سید شجاع الحق ہاشمی صاحب جنہوں نے عربی کتب فراہم کیں اور میرے محترم جناب چوہدری انور علی قادری اور اُن کے صاحبزادے عطا محی الدین جنہوں نے انتہائی خوشی ذوق وشوق اور محبت سے انگلش متون کا اُردو ترجمہ کرنے میں میری معاونت فرمائی، یہ تمام احباب میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کو جزا خیر عطا فرمائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مختصر سی کوشش کو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شرف قبولیت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب وجاںنثار دوست حضرت اَصحمہ بن اُبجر النجاشی رضی اللہ عنہ اور جتنی عظیم شخصیات کا تذکرہ کتاب ہذا میں ہوا ہے اُن کی بارگاہوں میں بھی یہ ہدیہ عقیدت قبول ومنظور ہو جائے۔

یقین کامل ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس عظیم دوست کے بارے میں یہ سطور تحریر کرنے پر خوش ہونگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خوشی اس بندۂ ناچیز کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے گی۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

برموقع جشن غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

11 ربیع الثانی 1438ھ

10 جنوری 2017ء

آپ کا دُعاؤں کا طالب

افتخار احمد حافظ قادری

سرزمینِ حبشہ

سرزمینِ حبشہ جسے آج ایتھوپیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یونانی زبان کے لفظ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ''جلے ہوئے (سیاہ) چہروں کی سرزمین'' یہ افریقہ کا دسواں بڑا ملک ہے جو مشرقی افریقہ میں خط استواء اور گرم مرطوب علاقے کے درمیان واقع اور خشکی میں گرا ہوا ہے۔ سرزمینِ حبشہ (Abyssinia) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ طلوع اسلام کے وقت حبشہ اُن ممالک میں سے ایک تھا جو بلادِ عرب کے قریب واقع ہیں۔

سرزمین حبشہ کی حدود مختلف زمانوں میں مختلف رہی، اکسوم دورِ عہد میں حبشہ وسیع تر حدود کا مالک تھا۔ عرب تاجر جو بحری راستہ سے حبشہ آتے جاتے تھے وہ ''شعیبہ'' (موجودہ جدۃ کے قریب) سے بحیرہ اُحمر کے راستے ''مصوع'' کی بندرگاہ پر آ کر اُترا کرتے تھے۔ جو مہاجرینِ حبشہ ''شعیبہ'' سے روانہ ہوئے تھے، وہ مصوع ہی جا کر اترے ہوں گے اور پھر وہاں سے حبشہ پہنچے ہوں گے۔

بحیرہ اُحمر میں کشتی رانی کی سہولت نے عرب اور حبشہ کو بہت قریب کر دیا تھا اور قریش مکہ کے حبشہ کے ساتھ تجارتی تعلقات کی بھی بڑی اہمیت تھی۔ شاہانِ حبشہ نے قریش مکہ کو تجارت کے لئے خصوصی مراعات دے رکھی تھیں، جن میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کے نام بھی شامل ہیں۔ حجاز و یمن سے حبشہ کے لئے جانوروں کی کھالیں جاتی تھیں اور حبشہ سے اہل عرب غلام خرید کر لاتے تھے اور اُس کی روشن مثال خود شاہِ نجاشی ہیں جن کو قبیلہ بنو ضمرہ کا ایک عرب تاجر خرید لایا تھا۔

حجاز مقدس کا سرزمین حبشہ سے رابطہ کئی صدیوں پر محیط ہے نبی کریم ﷺ کے جدِ بزرگوار حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے قیصر روم سے شاہِ حبشہ کے نام تجارت کے لئے ایک خصوصی خط حاصل کیا تھا۔ اس طرح سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سرزمینِ یمن اور شام کی طرح تجارت کے لئے حبشہ جانا بھی ثابت ہے۔

اسلام کی اولین جائے ہجرت بننے کا شرف سرزمینِ حبشہ کو ہی حاصل ہوا۔

نجاشی

عربی زبان میں نجاشی، شاہِ حبشہ کا لقب ہے اس کی اصل حبشی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی ''بادشاہ، شہزادہ'' وغیرہ کے ہیں۔ عربی میں یہ کبھی اسم علم کے طور پر آتا ہے اور کبھی لقب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

تاریخ کے مطابق سال 575ء تا 630ء کے درمیان حبشہ میں دو ہی قابلِ قدر بادشاہ ہوگزرے ہیں۔ ایک بادشاہ ''ابجر'' جس نے حبشہ کے لوگوں پر اس وقت حکمرانی کی جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب قرآنِ پاک سرچشمہ ہدایت موجود نہ تھی۔ جبکہ دوسرا بادشاہ ''اصحمہ بن ابجر'' جس نے نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارکہ میں حبشہ پر حکمرانی کی اور نہ صرف خود اسلام قبول کیا بلکہ اسلام کو سرزمین حبشہ میں متعارف کروانے والا پہلا شخص یہی بادشاہ تھا۔

أصحمة بن أبجر النجاشی رضی اللہ عنہ

نام **''أصحمه بن ابجر''** شہنشاہِ حبشہ اور دنیا اُن کو نجاشی کے لقب سے جانتی ہے۔ آپ تاریخِ اسلام میں ایک ممتاز حیثیت کی حامل شخصیت ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار صحابہ کرام کی صف میں ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانی، حافظ ذہبی اور حافظ ابن کثیر نے شاہِ حبشہ کا ذکر اپنی کتب میں صحابہ کرام کے تذکرے کے ساتھ کیا ہے اور بعض نے اُنہیں تابعی قرار دیا ہے۔

أصحمہ بن ابجر رضی اللہ عنہ ایک نیک سیرت، خوش اخلاق اور خدا ترس شخصیت تھیں وہ ایک ایسے انصاف پسند حکمران تھے جن کے عدل و انصاف کی خود رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی اور اُس کی سرزمین بارے یہ اعلان بھی فرمایا کہ نجاشی کی سرزمین حبشہ ''دوستی اور سچائی کی سرزمین'' ہے جہاں کسی کے ساتھ ظلم نہیں ہوسکتا۔

شاہِ حبشہ أصحمہ بن ابجر رضی اللہ عنہ تاریخ اسلامی کی وہ واحد خوش نصیب اور عظیم شخصیت ہیں کہ ہزاروں میل دور جن کی نماز جنازہ سرکار مدینہ ﷺ نے اپنے اصحاب کرام کے ہمراہ ادا فرمائی اور اُنھیں انسان صالح قرار دیتے ہوئے اُن کے لئے دُعائے مغفرت فرماتے ہوئے بلند آواز سے فرمایا۔

''اللھم اغفر النجاشی'' اے اللہ! تو نجاشی کی مغفرت فرما دینا۔

سیرت رسول ﷺ میں شاہ حبشہ کا تذکرہ

سیرت رسول ﷺ کے ابواب میں شاہِ حبشہ کو انتہائی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اُن کا اسمِ مبارک اور تذکرہ درج ذیل واقعات میں نظر آتا ہے۔

☆ سرزمین حبشہ کی جانب مسلمانوں کی دو مرتبہ ہجرت۔

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے اُن کو دعوتِ اسلام کے لئے مکتوب مبارک ارسال ہوا۔

☆ شاہِ حبشہ کا عیسائیت ترک کر کے اسلام کا قبول کرنا۔

☆ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا سرکارِ مدینہ ﷺ سے نکاح ہونا۔

☆ شاہِ حبشہ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے تاریخی و یادگار الفاظ و القاب مبارک۔

☆ شاہِ حبشہ کی نمازِ جنازہ۔

نجاشی کے ابتدائی حالات

نجاشی کے ابتدائی عہد کے متعلق بہت کم معلومات میسر ہیں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک طویل روایت میں یہ پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اُن کے والد کو قتل کر کے اُن کے چچا کو تخت وتاج سونپا گیا اور پھر کس طرح قدرت نے دوبارہ اُن کو اپنے ملک پر حکومت عطا فرمائی۔

اُصحمہ بچپن سے نیک اور شفیق انسان تھے اور غریبوں سے خصوصی لگاؤ تھا جس کی وجہ سے شاہی محل کے اُمراء اُن کے خلاف ہو گے جن کو غرباء بالکل پسند نہ تھے اُن اُمراء کو یہ خوف لاحق تھا کہ اُصحمہ اگر بادشاہ بن گیا تو ملک وقوم کی دیرینہ روایات ختم ہوجائیں گی۔

ملک وقوم کی خیرخواہی کا تقاضہ یہی ہے کہ اُس کے والد کو قتل کر کے اُس کی جگہ اُس کے چچا کو بادشاہ بنا دیا جائے تا کہ اُصحمہ اپنے باپ کی جگہ بادشاہ نہ بن سکے اور بالآخر اُصحمہ کے والد کو قتل کروا دیا گیا اور تختِ شاہی پر اُصحمہ کے چچا متمکن ہو گے۔

اُصحمہ کے چچا کے 12 بیٹے تھے، درباری اُمراء کو اُمید تھی کہ اُس کے بیٹے امورِ مملکت میں بادشاہ کی مدد کریں گے۔ اُصحمہ اپنے چچا کے سایہ عاطفت میں آگے اور آہستہ آہستہ اُن کی ذہانت اور معاملہ فہمی کے پوشیدہ جوہر کھلتے اور نکھرتے رہے حتیٰ کہ اُن کے چچا بھی اُن کی خداداد صلاحیت کے معترف ہو گے اور وہ بیٹوں سے زیادہ اُصحمہ کو چاہنے لگے۔

شاہی محل کے اُمراء ووزراء کو یہ بات ہضم نہ ہو سکی، باہمی صلاح مشورے کے بعد یک رائے ہو کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں عرض گزار ہوئے۔

''ملک وقوم کے اہم ترین معاملات میں آپ اُصحمہ کی رائے پر ہی انحصار کرتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے حد درجہ تشویناک ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ شاہی امور و معاملات پر اُن کی گرفت اگر اس طرح مضبوط ہوتی چلی گئی تو اُصحمہ ایک دن بادشاہ بن جائے گا۔ یہ بات اُس کو اور آپ کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ اُس کے باپ کو ہم نے قتل کروایا ہے اور اگر وہ بادشاہ بن گیا تو اپنے باپ کے قتل کے انتقام میں وہ ہم سب کو تہہ تیغ کر دے گا اس لئے ہماری درخواست ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔''

بادشاہ غصے میں آ کر بولا، ابھی کل کی بات ہے کہ تم نے اُس کے باپ کے خون سے ہاتھ رنگے ہیں آج پھر وہی کام کرنا چاہتے ہو بخدا یہ سنگین ظلم ہے اور قطعاً گوارہ نہیں کیا جائے گا۔ اس جواب پر ان لوگوں کے تیور بگڑنے لگے، ایک شورش برپا ہو گئی بادشاہ نے اُسے دبانے کی کوشش کی لیکن ہنگامہ تیز سے تیز ہوتا رہا آخر لوگ اس بات پر رضامند ہوئے کہ اُصحمہ کو قتل کرنے کی بجائے ملک بدر کر دیا جائے تاکہ اُس کے بادشاہ بننے کا کوئی امکان نہ رہے۔

نجاشی خانوادے کا یہ ذہین و فطین چشم و چراغ اپنے حقیقی چچا کی زیادتی اور اُس کے خوشامدی حبشی درباریوں کی ملی بھگت سے غلاموں کی منڈی میں ایک عرب تاجر کے ہاتھوں فروخت ہو کر سرزمینِ حجاز پہنچا اور وادی بدر کے قریب بلادِ بنوضمرہ میں اپنے ضمری آقا کا ریوڑ چرانا شروع کر دیا اور اس علاقہ میں وہ ایک عاقل اور دانا و بینا چرواہا مشہور و معروف ہو گیا۔

یہ وہ دور ہے کہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے اعلانِ نبوت سے پہلے صداقت

اور امانت میں شہرت حاصل کر لی تھی اور قریش مکہ آپ ﷺ کی ان صفات مشہورہ کے معترف ہونے کے ساتھ آپ ﷺ کی صفت وثناء بھی بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے قبائل کو آپس میں اس طرح شیر وشکر کر دیا تھا اور ایسے ایسے منصفانہ اور حکیمانہ فیصلے فرماتے تھے کہ اہل مکہ حیران رہ جاتے تھے ان میں حجر اسود کے نصب فرمانے کا واقعہ بھی زبان عام وخاص تھا۔

مکہ مکرمہ حبشی فقراء اور غلاموں کا مرکز تھا خاص تہواروں کے علاوہ حبشی غلام اپنے آقاؤں سے اجازت لے کر آپس میں ملنے کے لئے مکہ مکرمہ میں اکٹھے ہوا کرتے تھے تو کیا یہ قرین قیاس نہیں کہ حبشی غلام ''شہزادہ اصحمہ'' بھی اپنے آقا کی اجازت سے حبشیوں سے ملنے کے لئے آتا ہوگا اور اگر ایسا ممکن ہے تو کیا پھر یہ ممکن نہیں کہ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ سے جو پورے عرب میں صادق وامین کے لقب سے مشہور ہو چکے تھے اُن سے نہ ملتا ہوگا، یقیناً آپ ﷺ سے وہ ضرور ملتا ہوگا اور اُن کے چہرہ اقدس کی زیارت کے ساتھ ساتھ اُن کی صحبت مبارکہ سے بھی فیض یاب ہوتا ہوگا۔

یہ بات درست ہے کہ اس وقت تک سرکارِ دوعالم ﷺ کو نبوت کے اعلان کا حکم ربانی نہیں ملا ہوگا لیکن نبی تو آپ اس وقت بھی تھے آپ ﷺ تو اولین وآخرین کے نبی اور رسول ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کا تاج بھی تو آپ ﷺ کے سر اقدس پر ہے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ تو اس وقت بھی نبی تھے کہ جب کچھ بھی نہ تھا بلکہ آپ ﷺ ہی تو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، شاہِ حبشہ کے بارے میں اپنی منفرد تصنیف ''شاہِ حبشہ خدمتِ نبوی ﷺ میں'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں جب حبشی غلام شہزادہ اصحمہ بن ابجر، سرکارِ دوعالم ﷺ سے ملتے ہوں گے تو کیا دوران ملاقات حبشہ کے

احوال اور غلام شہزادے کے ماضی اور مستقبل کی بات نہ ہوتی ہوگی اور کیا خبر غیب دان نبی ﷺ نے شہزادے کو غلامی سے نجات پا کر تخت و تاج کا مالک ہونے کی خوشخبری بھی دے دی ہو۔

یہ بات بھی خارج از امکان نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حبشی غلام کے درمیان نبوت سے قبل قائم ہونے والے ابدی رشتے کے بعد یثرب (مدینہ منورہ) آتے جاتے حضرت نجاشی اور اُن کے دوست عمرو بن اُمیہ ضمری سے بلادِ بنوضمرہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی ملاقات اور بات چیت کا سلسلہ رہا ہو اور اس بات کو ایک اور وجہ سے بھی تقویت ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عمرو بن اُمیہ ضمری (اسلام قبول کرنے سے قبل) پر اسقدر اعتماد فرمانا کہ اُنہیں متعدد بار اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر نجاشی کے پاس بھیجنا انہی ابتدائی ملاقاتوں کی غمازی کرتا ہے۔

دورانِ غلامی، حبشی شہزادہ چونکہ بنوضمرہ کے ایک تاجر کی ملکیت میں تھا اس لئے عمرو بن اُمیہ سے اُس کی دوستی خارج از امکان نہیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کو عمرو بن اُمیہ اور حبشی شہزادہ پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔

شہزادہ اَصحمہ بلادِ بنوضمرہ میں اپنے غلامی کے دن گزار رہا تھا اور حبشہ میں اُس کا چچا فوت ہو چکا تھا اُس کی آخری رسومات کے بعد جانشینی کا مسئلہ اُٹھا۔ اس کے بیٹے اس قابل نہ تھے جو امورِ سلطنت سنبھال سکتے۔ سب نے مل کر فیصلہ کیا کہ اَصحمہ بن ابجر کو تلاش کر کے لایا جائے اور پھر شاہی اعزاز کے ساتھ غلام شہزادہ کو واپس سرزمین حبشہ لایا گیا تاج پوشی کی رسم ادا ہوئی جس کے بعد حبشی غلام شہزادہ "نجاشی" کہلانے لگا جو حبشہ کے بادشاہوں کا لقب ہوا کرتا تھا۔

اَصحمہ نے بادشاہ بن کر اپنی خداداد صلاحیت کے ایسے جوہر دکھائے کہ سارا

ملک اُن کا گرویدہ ہوگیا اب ملک کی سرحدیں بھی محفوظ ہوگئیں، ظلم وستم کا خاتمہ ہوا اور امن وامان کی زندگی اہلِ حبشہ کا مقدر بن گئی۔

ادھر حبشہ میں اصحمہ بن ابجر "نجاشی" کے لقب سے سریر آرائے تختِ سلطنت ہوئے تو اُدھر مکہ مکرمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کاملہ کا ظہور ہوا اور سرکارِ دوعالم ﷺ کو نبوت کے اعلان کا حکم ملا اور توحید ورسالت کا اجالا پھیلانا شروع ہوا تو ہدایت پرستی کے متوالے پروانوں کی طرح سرکار ﷺ پر نثار ہوکر آپ ﷺ کے اردگرد جمع ہونے شروع ہوگے۔ جب قریش مکہ کو اپنی قیادت وسیادت کا خطرہ محسوس ہونے لگا تو وہ سرکار دوعالم ﷺ کے مخالف ہوگئے اور تبلیغ دینِ متین کی راہ میں کوہِ گراں بن کر راستے میں نہ صرف کھڑے ہوگئے بلکہ مسلمانوں پر سختیوں اور زیادتیوں کی ایسی داستانیں رقم کرنا شروع کردیں کہ پہاڑوں کا کلیجہ بھی شق ہوجائے۔

ابنِ اسحاق فرماتے ہیں کہ جب رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو کفار کے ہاتھوں مبتلائے عذاب دیکھا اور اس وقت تک آیتِ قتال بھی نازل نہیں ہوئی تھی اور کفار کے ساتھ جنگ کی اجازت بھی نہ تھی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا۔

تفرقوا فی الارض

کہ "زمین میں پھیل جاؤ"۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ کس طرف؟ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا "ھٰھُنَا" کہ اس طرف اور پھر حبشہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ہجرت کی اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا

> لو خرجتم الی أرض الحبشة فان بها ملكا لا يظلم عنده احد وهی ارض صدق حتی يجعل الله لكم فرجا مما انتم فيه . (السيرة النبويه لابن هشام)

اگر تم سرزمینِ حبشہ کی طرف چلے جاؤ تو اُس میں ایک ایسا بادشاہ ہے کہ جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ صدق وسچائی کی سرزمین ہے تا آنکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تنگیوں میں تمہارے لئے کوئی کشادگی پیدا فرما دے۔

وَهِيَ أَرْضُ صِدْقٍ

سرزمینِ حبشہ سچائی، بھلائی اور دوستی کی سرزمین ہے۔

یہاں ارض سے مراد تو سرزمین حبشہ مراد ہے مگر اس سرزمین کو سچائی، بھلائی یا دوستی اور خیر خواہی کی زمین جو کہا جا رہا ہے تو اس کی ایک اہمیت ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا قول مبارک کسی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

نجاشی کے وجود کے طفیل سرزمین حبشہ سچائی اور بھلائی کی سرزمین بھی تھی اور دوستی کی سرزمین بھی اور پھر بادشاہِ کا موقف، ردعمل اور تمام عملی اقدامات اس بات کی تائید کرتے ہیں اور واضح ہوتا ہے کہ باہمی انسیت واعتماد کسی گہری واقفیت اور جامع تعارف پر مبنی تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی مستند معلومات کب اور کیسے حاصل ہوئیں تو صاف ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ بلادِ بنوضمرہ میں نجاشی کے موجود ہونے اور مکہ مکرمہ میں ملاقاتوں کے دوران حاصل ہونے والے یقین کی بنیاد پر تھا۔

حبشہ کی طرف ہجرت اولیٰ

سرکارِ دو عالم ﷺ جب بنو عبدالمطلب کے ہمراہ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔ اس بارے میں حضرت امام بیہقی کے الفاظ یہ ہے۔

امرهم رسول الله حين دخل الشعب مع بنی عبدالمطلب بالخروج الی أرض الحبشة

ابنِ سعد اور ابن ہشام دونوں مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ حبشہ کی ہجرت اولیٰ میں 11 مرد اور 4 خواتین شامل تھیں اور ان میں سب سے پہلے روانہ ہونے والے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور اُن کی شریک حیات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیدۃ رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

ابنِ اسحاق نے ان بلند قسمت صحابہ کرام کا تذکرہ کیا ہے اور اُن میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکرِ جمیل بھی ہے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا جب عقدِ نکاح میں منسلک ہوئے تو اس وقت عورتوں نے یہ شعر پڑھا تھا۔

> أحسنُ شخصين رأى انسان
> رُقيةُ رضی اللہ عنہا وَبَعْلِهَا عثمان رضی اللہ عنہ
> (سب سے حسین جوڑی جو کسی انسان نے دیکھی ہے وہ سیدۃ رُقیہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے زوج محترم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہے)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حبشہ کی ہجرت اولیٰ کے قائد اور امام تھے اس موقع پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "لوط علیہ السلام" کے بعد اپنی اہلیہ کے ہمراہ ہجرت فی سبیل اللہ کے لئے سب سے پہلے گھر چھوڑنے والے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

حبشہ کے لئے مہاجرین کی پہلی جماعت کا حجازِ مقدس کی بندرگاہ شعیبہ (جدۃ) سے کشتی میں سوار ہونا تو کتب تاریخ اور سیرت میں موجود ہے مگر حبشہ پہنچے کے بعد کے حالات اور واقعات بارے معلومات میسر نہیں ہیں۔ یقیناً صحابہ کرام کی اس مختصر جماعت سیدۃ رُقیہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شاہ حبشہ خوش ہوئے

ہونگے اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک سے حبشہ کے پادریوں اور درباری اُمراء اپنے بادشاہ کے عقیدہ پر شک کرنے لگے ہوں گے کیونکہ حضرت نجاشی اپنے خاص الخاص حلقے میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں بھی کوشاں نظر آتے تھے۔

حضور ﷺ کی دارالھجرت کے لئے پسندیدہ سرزمین

حضرت أصحمہ بن ابجر النجاشی رضی اللہ عنہ کو ایک لحاظ سے صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے خود بھی شاہِ حبشہ کو اپنا یار اور دوست فرمایا ہے اور اُن کے ملک میں پناہ لینے کے لئے نہ صرف اپنے صحابہ کرام کو ہجرت کر جانے کا حکم فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ خود بھی حبشہ کو اپنا دار الھجرت بنانا پسند فرماتے تھے۔ اس ضمن میں ابن سعد کا قول ہے کہ۔

وکانت الحبشة احب الارض الیه ان یهاجر قبلها
سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنا رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ بات تھی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنا کیوں اتنا پسند تھا؟ جبکہ آپ ﷺ کو رویائے صادقہ میں ہجرت کے طور پر جن مقامات کے متعلق اشارے ملے تھے ان میں طائف کے علاوہ یثرب کا تذکرہ تو ہے مگر حبشہ کا ذکر نہیں ہے تو پھر یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ ہجرت کے لئے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین جگہ "سرزمینِ حبشہ" تھی، یقیناً حبشہ کا بطور جائے ہجرت کہیں نہ کہیں ضرور ذکر آیا ہوگا۔

اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا کہ جب حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ بنو ضمرہ سے آزادی پا کر حبشہ کی طرف روانہ ہونے والے ہوں گے تو یقیناً وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی

خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہونگے اور ملاقات کے راز و نیاز میں راز داری کے عہد و پیمان کے ساتھ یہ بھی طے ہوا ہوگا کہ آپ کفار کو چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حبشہ ہی کو اپنا دار الھجرت ہونے کا شرف عطا فرمائیں گے۔

دوسرا امکان کہ حضرت ورقہ بن نوفل جیسے ماہر تورات وانجیل نے یہ پیشین گوئی کر دی تھی کہ نزول وحی اور عطائے نبوت کے بعد مکہ والے آپ کو ہجرت پر مجبور کریں گے تب حضرت نجاشی نے یہ پیشکش کی ہوگی کہ اگر ہجرت جیسے ناگزیر عمل کا مرحلہ آئے تو حبشہ کو یہ شرف بخشا جائے۔

مذکورہ بالا دونوں امکان کے علاوہ اور کوئی وجہ بھی ہو سکتی ہے اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ کو حبشہ کی طرف ھجرت کرنا پسند تھا۔

پہلی ہجرت حبشہ کے دوران مسلمانوں کے ساتھ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے حسن سلوک کی خبر نے کفار مکہ کو جہاں ایک طرف پریشان کر دیا تھا وہاں دوسری طرف ہجرت حبشہ سے قریش کی حبشی تجارت خطرے میں پڑھ گئی تھی۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ نجاشی کے پاس سفارت بھیجی جائے اور اس کام کے لئے قریش کے دانا و بینا شخصیت حضرت عمرو بن العاص اور عبد اللہ ابن ابی ربیعہ کا انتخاب کر کے نجاشی اور ان کے درباریوں اور راہبوں کے لئے قیمتی تحائف دے کر بھیجا تھا۔

صنادید قریش نے اپنے سفارت کاروں کو یہ نصیحتیں بھی کی تھی کہ پہلے حبشہ کے پادریوں اور درباریوں کو تحائف پیش کر کے اپنے ساتھ شامل کیا جائے اور پھر یہ کوشش کی جائے کہ بادشاہ مسلمانوں کی بات سنے بغیر انہیں قریش کے حوالے کر دے کیونکہ سرداران قریش یہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نجاشی انصاف کرنے والا بادشاہ ہے اور نبی کریم ﷺ سے بھی بہت زیادہ متاثر ہے۔

اس امر کی اطلاع جب محافظ رسول ﷺ سیدنا ابو طالب ؓ کو ملی کہ سرداران قریش نے شاہِ حبشہ کے پاس اپنا سفارتی وفد ارسال کیا ہے تا کہ مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوایا جائے تو اس مردِ مجاہد نے حبشہ کا قصد فرمایا، آپ ؓ کی صاحبزادی سیدۃ اُمِ ھانی ؓ نے اس اچانک تیاری کا سبب پوچھا تو سیدنا ابو طالب ؓ نے اشعار میں اس کا جواب یوں عطا فرمایا۔

☆ میری بیٹی مجھے آمادۂ سفر دیکھ کر پوچھ رہی ہے کہ کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے؟ میں اکثر سفر پر جاتا ہوں اور بیٹی سے جدا ہوتا رہتا ہوں۔

☆ میں نے اپنی نورِ چشم سے کہا، مجھے جانے دو، میں جعفر کی حمایت و نصرت کے لئے نجاشی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

☆ میں وہاں پہنچ کر عمرو بن عاص کی مکاریوں کا جواب بھی دے سکوں اور اُس کے غرور اور نخوت کا سر بھی کچل سکوں۔

☆ میں عمرو بن عاص کو بتادوں کہ میرا تعلق جناب ہاشم جیسے باعظمت انسان سے ہے اور میں حتی الامکان ہر وقت اس نسبت کا خیال رکھتا ہوں۔

شاہِ حبشہ نے قریش کے ان سفارت کاروں کی بہت عزت کی حضرت عمرو بن العاص کو تختِ شاہی پر اپنی دائیں طرف اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو اپنی بائیں طرف بٹھایا، اجازت ملنے پر عمرو بن عاص گویا ہوئے کہ

"بادشاہ سلامت! آپ کے ہاں ہمارے کچھ نادان لوگ آئے ہوئے ہیں وہ ہمارے مذہب سے پھر گئے ہیں مگر انہوں نے آپ کا مسیحی مذہب بھی اختیار نہیں کیا بلکہ کوئی نیا مذہب ہی اختیار کر چکے ہیں آپ انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیں ہم انہیں

اُن کو اپنی قوم کے سپرد کر دیں گے۔"

اس بیان پر تمام پادری اور درباری یک زبان ہو کر بولے، عالی جاہ! یہ ٹھیک کہتے ہیں آپ ان لوگوں کو اُن کے سپرد کر دیں کیونکہ اُن کے حقیقی معاملات کو اُن کی قوم کے لوگ ہی بہتر جانتے ہیں۔

شاہِ حبشہ نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بخدا! میں اُنہیں اس طرح واپس نہیں کروں گا میں خود اُن کے معاملہ کی چھان بین کروں گا، ان لوگوں نے میرے ملک میں پناہ لی ہوئی ہے اور دوسروں کی بجائے اُنہوں نے میری سرپرستی کو ترجیح دی ہے تمام معاملات کا جائزہ لینے کے بعد انصاف پسند بادشاہ نے فیصلہ مہاجرین کے حق میں کر دیا اور صنادید قریش کی بھیجی ہوئی سفارت ناکام ہوئی۔

مسلمان مہاجرین سرزمین حبشہ میں آرام وسکون سے رہ رہے تھے ایک عادل ومنصف بادشاہ کا قرب نصیب تھا مہاجرین کے پاس اچانک ایک غلط خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں کفار تیزی سے مسلمان ہونا شروع ہو گئے ہیں اور دن بدن حالات بہتر ہو رہے ہیں اس خبر کے باعث پہلی ہجرت حبشہ کے مہاجرین واپس مکہ مکرمہ آ گئے۔ مگر کفارِ مکہ کی اذیت رسائیوں میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہو گیا، وہ حبشہ ہجرت کرنے والوں کے خاندانوں پر ٹوٹ پڑے اور یہی حالات وواقعات دوسری ہجرتِ حبشہ کا سبب بنے۔

حبشہ کی طرف ہجرتِ ثانیہ

دوسری ہجرت حبشہ کے لئے جب مشاورت ہوئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بھی دوسری بار ہجرت کے لئے جانا طے ہوا۔ اس موقع پر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بہت معنی خیز سوال کیا تھا۔ ابن سعد کی عبارت اس طرح سے ہے۔

فقال عثمان بن عفان ، يا رسول الله ﷺ فهجرتنا الاولى وهذه الآخرة الى النجاشي ولست معنا؟ فقال رسول الله ﷺ ، أنتم مهاجرون الى الله والىّ ، لكم هاتان الهجرتان جمعياً ، فقال عثمان، فحسبنا يا رسول الله ﷺ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! نجاشی کے ہاں ہماری پہلی ہجرت میں آپ ﷺ ہمارے ساتھ تشریف نہ لائے تھے اب ہم دوسری بار نجاشی کے ہاں ہجرت کر کے جا رہے ہیں مگر ہم پھر بھی آپ ﷺ کی محبت ورفاقت سے محروم جارہے ہیں۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم سب لوگ دراصل اللہ تعالیٰ اور میرے لئے ہجرت کر رہے ہو اس لئے یہ دونوں ہجرتیں تم نے ہی کرنا ہیں اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا، یارسول اللہ ﷺ پھر ہمارے لئے یہی کافی ہے!

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے الفاظ مبارکہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح صحابہ کرام کو بھی علم تھا کہ وہ ہجرت کر کے ملکِ حبشہ نہیں جارہے بلکہ بادشاہِ حبشہ حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہ کی طرف جارہے ہیں جن کی اسلام دوستی اور رسول اللہ ﷺ سے عقیدت ومحبت سب پر واضح تھی اور یہ بھی، سرزمین حجاز میں قیام کے دوران ہی باہمی شناسائی، ملاقات اور مفاہمت کا ہی نتیجہ ہوسکتا ہے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کا ارشاد مبارک کہ حبشہ کی تمہاری دونوں ہجرتیں دراصل اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے ہی ہیں تو اس فرمان میں آپ ﷺ نے یہ پیشین گوئی بھی

فرمادی تھی کہ اب مسلمان جب حبشہ سے مدینہ شریف آئیں گے تو یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت ہوگی۔ اسی طرح حبشہ کی دونوں ہجرتیں دراصل اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب کریم ﷺ کی طرف ہجرتیں ثابت ہوتی ہیں۔

پہلی ہجرت حبشہ کے قائد و امام تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے، تاہم دوسری ہجرت حبشہ کی قیادت خطیب بنی ہاشم حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی اور وہ حبشہ سے آخری مہاجر کی واپسی تک حبشہ میں ہی رُکے رہے۔

دوسری ہجرت حبشہ 83 مرد اور 11 خواتین (ایک دوسری روایت کے مطابق کل تعداد 83) پر مشتمل صحابہ سرزمین حبشہ روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر انہیں پہلی بار محسوس ہوا کہ زندگی کی لذت اور چین وسکون کیا چیز ہے اور امن وراحت کے لمحے میسر ہوں تو عبادت خداندی میں کیا کیف وسرور حاصل ہوتا ہے۔ ان مہاجرین کی آمد سے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو بہت خوشی ہوئی تھی اور اُن سے معزز مہمانوں جیسا سلوک کیا گیا۔

پہلی ہجرت حبشہ کے دوران مسلمانوں کے ساتھ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے حسن سلوک نے کفار مکہ کو پریشان کر دیا تھا مگر دوسری ہجرت حبشہ نے تو مکہ کے در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا تھا قریش مکہ کو اپنی تجارت خطرے میں نظر آنے لگی تھی عین ممکن ہے کہ صنادید قریش میں سے بعض اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ بنوضمرہ کا غلام حبشی شہزادہ رسول اللہ ﷺ سے متعارف ہی نہیں بلکہ اُن کا معتمدِ خاص بھی ہے۔

حبشہ کا وفد بارگاہ نبوی ﷺ میں

حضرت اصحمۃ نجاشی رضی اللہ عنہ نے حبشی مسلمانوں اور بعض نصرانیوں پر مشتمل ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں مکہ مکرمہ روانہ کیا جو نبی اکرم ﷺ سے ملاقات اور مسلمانوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے آیا۔ آپ ﷺ مسجد حرام

میں تشریف فرما تھے دوران ملاقات وفد کے ارکان میں سے کچھ نے سوالات بھی کیے سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُن کے جوابات عطا فرمانے کے ساتھ اُن نصرانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے اپنے اوپر نازل ہونے والے کلام پاک کی چند آیات بھی سنائیں جن کے سننے سے اُن لوگوں پر رقت طاری ہوگئی اور انہوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔

کفارِ مکہ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے یہ نومسلم جب وہاں سے اٹھے اور روانہ ہونے لگے تو ابوجہل بھی اُن کے پیچھے ہولیا اور اُن سے آکر کہنے لگا کہ میں نے تم سے زیادہ بیوقوف لوگ نہیں دیکھے۔ حبشہ والوں نے تمہیں معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا اور اُلٹا تم ایک ہی نشست میں اُن پر ایمان لے آئے اور اُن کے دین کو قبول کر لیا۔ جس پر اُس حبشی وفد نے انتہائی مختصر، واضح اور مفید جواب دیا کہ تم اپنے دین کو جانو اور ہم اپنے دین کو جانیں، ہماری کوئی غرض وابستہ نہیں ہے اور ہر شخص اپنی مصلحت کو بہتر سمجھتا ہے۔

سردارانِ قریش کی مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ شاہِ حبشہ کے پاس سفارت بھیجی جائے اور اس مرتبہ بھی سفارت کی ذمہ داری حضرت عمرو بن العاص کے سپرد کی گئی لیکن اس مرتبہ ان کا معاون عبداللہ بن ابی ربیعہ کی بجائے عمارہ بن ولید مخزومی تھا۔

قریش سفارت کار سرزمینِ حبشہ میں پہنچنے کے بعد حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے شاہی دربار میں حاضر ہوئے۔ نجاشی نے ان سفارت کاروں کو خوش آمدید کہا حضرت عمرو بن العاص کی شاہِ حبشہ سے دیرینہ شناسائی بھی تھی انہوں نے سردارانِ مکہ اور بالخصوص ابوسفیان کا سلام پہنچاتے ہوئے تحائف پیش خدمت کئے۔ اس کے بعد مختصر

خطاب میں مطالبہ کیا کہ مہاجرین کو اُن کے حوالے کیا جائے۔

شاہی اُمرا اور درباریوں کی طرف سے بھی اس مطالبہ کی تائید اور حمایت میں جلد بازی دیکھ کر زیرک بادشاہ فوراً سمجھ گئے کہ اس جلد بازی کے پیچھے کوئی اور عنصر کارفرما ہے۔ بادشاہِ حبشہ نے جواب دیا، خدا کی قسم! میں ان کو تمہارے سپرد نہیں کرسکتا جب تک میں خود اصل حقیقتِ حال سے مطلع نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمرو بن العاص نے شاہِ حبشہ کے بدلتے تیور دیکھ کر کہا، بادشاہِ سلامت! یہ لوگ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا نہیں مانتے اور جب یہ شاہی دربار میں آئیں گے تو باقی لوگوں کی طرح آپ کی عظمت وجلال کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوں گے۔

حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور بقیہ صحابہ کرام کو بُلا بھیجا، مہاجرین جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قیادت میں شاہی دربار میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے کی بجائے صرف سلام کیا۔ شاہِ حبشہ نے مختلف سوال کیے جس کے جواب میں قائدِ مہاجرین سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔

جنابِ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اُٹھے تقریر کرنے کو
علی الاعلان دینِ اللہ کی تفسیر کرنے کو

حصول برکت کے لئے حضرت سیدنا جعفر الطیار رضی اللہ عنہ کے خطاب مبارکہ کو ذیل میں درج کرتے ہیں جو ابنِ جوزی کی مشہورِ زمانہ کتاب "**تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش**" سے لیا گیا ہے۔ سیدنا جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دربار شاہِ حبشہ میں یوں گویا ہوئے۔

خطاب

أيها الملک، کنا قوماً أهل جاهلية نعبد الأصنام ، ونا کل الميتة ونأتی الفواحش ونقطع الارحام ، ونسی الجوار ، فيأکل القوی منا الضعيف ، وکنا علی ذلک حتی بعث الله عزوجل الينا رسولاً منا نعرف نسبه وصدقه و أمانته و شرف عفافه فدعانا الی الله عزوجل ، لنوحده و نعبده ، ونخلع ماکنا نعبد نحن وآباؤنا من دونه من الحجارة والأ وثان ، وأمرنا بصدق الحديث ، وأداء الامانة ، وصلة الرحم ، وحسن الجوار والکف عن المحارم والدماء ، ونها نا عن الفواحش، وقول الزور، وأکل مال اليتيم ، وقذف المحضة، وأمرنا أن نعبدالله لا نشرک به شيئاً ، وأمرنا بالصلاة والزکاه والصيام ، قالت، فعدد عليه أمور الاسلام فصدقنا وأمنا به واتبعناه علی ماجاء به فعبدنا الله وحده فلم نشرک به شيئاً ، وحرمنا ماحرم علينا ، وأحللنا ماأحل لنا ، فعدا علينا قومنا فعذبونا وفتنونا عن ديننا ، ليردونا الی عبادة الاوثان من عبادة اله عزوجل ، وأن نستحل ماکنا نستحل من الخبائث ، فلما قهرونا وظلمونا وشقوا علينا وحالوا بيننا وبين ديننا ، خرجنا الی بلدک فاخترناک علی من سواک ، ورغبنا فی جوارک ، ورجونا أن لا نُظلم عندک أيها الملک

بادشاہِ سلامت! ہم جاہل قوم تھے ، بتوں کی پرستش کرتے تھے ، مردار گوشت کھاتے تھے ، برائی کے کام کرتے تھے ، قطع رحمی کرتے تھے ،

پڑوسیوں سے برا سلوک کرتے تھے، ہمارا طاقتور کمزور کو کھا جاتا تھا، ہم اس حال میں تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم میں سے ہی ایک رسول بھیجا ہم جس کے حسب ونسب سے واقف تھے اُن کی صداقت، امانت اور شرف عظیم سے آگاہ تھے اُس رسول ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا کہ اُسے وحدہ لاشریک لہ مانیں اور صرف اُس کی عبادت کریں اُن پتھروں اور بتوں کو پوجنا چھوڑ دیں جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے۔

اس رسول ﷺ نے ہمیں سچی بات کہنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی اختیار کرنے اور ہمیں پڑوسیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا۔ حرام کھانے اور خون بہانے سے منع کیا، جھوٹ بولنے، بُرے کام کرنے، یتیموں کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا۔ اُس نے ہمیں نماز، روزہ اور زکوۃ کا حکم دیا۔ ہم نے اُس کی تصدیق کی اس پر ایمان لائے اور اُس کی پیروی کی اس پر ہماری قوم کے لوگوں نے ہم پر دست درازی کی ہمیں اذیت اور تکلیفیں پہنچائی اور ہمیں دوبارہ بتوں کی پرستش اور گندی چیزیں کھانے پر ورغلایا اور جب ان لوگوں نے ہمیں اپنے ظلم سے مغلوب کر لیا اور ہمارے دین میں رکاوٹ ڈالی تو پھر ہم آپ کے پڑوس میں آ گے دوسروں کے مقابلے میں آپ کو ترجیح دی کیونکہ ہمیں اُمید تھی کہ آپ کے ہاں ہم پر کوئی ظلم نہ کر سکے گا۔ اے **بادشاہ سلامت!**

قابل غور یہ بات ہے کہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر عربی زبان میں تھی اور شاہ حبشہ نے بھی اُسے براہ راست عربی میں سنا اور پھر بغیر کسی مترجم مدد کے اُسے سمجھ بھی لیا اور آپ کی تقریر سے متاثر بھی ہوا۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے کہا

هل معک مما جاء به عن الله عز وجل من شيء؟

فقال جعفر: نعم ، فقال له النجاشي: فاقرأه علي

کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ملی ہو۔ سیدنا جعفر نے ہاں میں جواب دیا جس پر نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تو پھر اس کی تلاوت کرو۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات تلاوت فرمائیں۔

فبكى والله النجاشي حتى اخضلت لحيته ، وبكت اساقفته حتى اخضلت مصاحفهم حين سمعوا ما تُلِيَ عليهم

آیات بینات کی تلاوت سننے سے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ اُن کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ تمام درباریوں پر بھی وجد طاری ہو گیا سب کے آنسو رواں تھے حتی کہ پادری حضرات بھی روتے رہے۔ اور آنسوؤں سے اپنے صحیفے بھگو لئے۔

بادشاہ اور درباریوں کے جب آنسو تھمے تو حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا

ماتقولون في عيسى بن مريم؟

آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے زوردار آواز میں کہا کہ

نقول فيه الذي جاء به نبينا صلی اللہ علیہ وسلم هو عبدُالله وكلمته ألقاها الى مريم العذراء البتول.

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں وہ اس کنواری پاک دامن مریم کو عطا کیا گیا جسے کسی بشر نے کبھی چھوا تک نہیں۔"

فضرب النجاشی یدہ علی الارض فاخذ
منہا عوداً ثم قال ماعداعیسی بن مریم ماقلت ھذا العود

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے زمین پر اپنا ہاتھ مارا اور زمین سے ایک تنکا اٹھاتے ہوئے کہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کچھ تھے جو کچھ یہ بتا رہے ہیں ان کے بیان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت میں اس تنکے کے برابر بھی فرق نہیں ہے۔

مہاجرین سے مخاطب ہوتے ہوئے شاہ حبشہ نے کہا۔

اے مسلمانو! میں تمہیں امان دیتا ہوں تمہاری رہائش، لباس، کھانا سب میرے ذمے ہے۔ جو آپ سے تعرض کرے گا اس کو سزا اور جرمانہ ہوگا۔ (یہ جملہ 3 بار کہا)

مسلمانوں سے بولا ''تم حبش کو اپنا گھر سمجھو
مجھے اپنا معین و ہم خیال و ہم نظر سمجھو
یہ دُنیا اک مسافر خانہ ہے ہم سب مسافر ہیں
خدا منزل ہے سب کی، حیف ہے اُن پر جو کافر ہیں''

بادشاہ کا یہ اعلان سننے کے بعد درباری اُمراء مایوس ہوئے، قریش کے تحائف واپس کر دیے گئے اور قریش سفارت ناکام و نامراد ہوئی۔

اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کی دوسری بار بھی سفارت کاری ناکام ہوئی اُس کے بعد ہم نے سرزمین حبشہ میں شاہ حبشہ کے زیر سایہ ایک طویل مدت بسر کی اور ہمیں پر امن اور خوشگوار ماحول نصیب ہوا۔

اچانک ایک دن خبر آئی کہ کسی حبشی سردار نے نجاشی سے اقتدار چھیننے کے لئے بغاوت کر دی ہے اور لشکر لے کر مقابلہ کے لئے صف آراء ہو چکا ہے۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ

کی اس مشکل آزمائش پر صحابہ کرام کے دُکھ درد اور ہمدردی کا کیا عالم ہوگا۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمہ فرماتی ہیں کہ ہمارے لئے یہ سانحہ سخت کربناک تھا اور ہم یہ محسوس کر رہے تھے کہ خدانخواستہ اگر نجاشی مغلوب ہوگیا تو پھر ایسی حکومت آجائے گی جو ہمارے حقوق کی اس طرح حفاظت نہ کر سکے گی جس طرح حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کرتے ہیں۔ سیدۃ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی کیفیات جو آپ رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک پر آئیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں جن کو امام ابن جوزی نے اپنی تصنیف مشہورہ ''تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش'' میں ذکر کیا ہے۔

فو الله ماعلمنا حزناً قط كان أشد من حزن حزناه

عندذلک تخوفاً ان یظهر ذلک النجاشی ، فیاتی

رجل لایعرف من حقنا ، کان النجاشی یعرف منه

سیدۃ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں کرنا شروع کردیں کہ وہ نجاشی کی مدد فرمائے، صحابہ نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم میں سے کون شخص باہر جاکر واقعات وحالات کا مشاہدہ کرے اور ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کرے۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس وقت سب سے کم عمر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ فریضہ ادا کروں گا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے ایک مشک میں ہوا بھر کردی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنے سینے کے نیچے رکھ لیا اور دریائے نیل کو عبور کرکے دوسرے کنارے پہنچ گئے جہاں طرفین صف آراء ہوئے تھے انہوں نے یہ معرکہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس حملہ آور کو شکست دی وہ قتل ہوگا اور نجاشی غالب آگیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس واپس آگئے انہوں نے اپنی چادر سے ہمیں

اشارہ کیا اور بشارت دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نجاشی کو فتح عطا فرما دی ہے اور اُس کے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔

الا أبشروا فقد ظفر النجاشي ، اهلك الله عدوه ومكن له في بلاده

اُم المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بخدا ہمیں اتنی خوشی کبھی نصیب نہ ہوئی تھی جتنی نجاشی کی فتح سے حاصل ہوئی۔

ہجرت حبشہ اور شاعری

صنادید قریش نے بھاری بھرکم تحائف کے ہمراہ شاہِ حبشہ کے پاس اپنی سفارت بھیجی تا کہ وہ مسلمانوں کو قریشی سفارت کے حوالے کر دیں تو اس موقع پر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بھی موقع کی مناسبت سے ایک قصیدہ رقم کر کے شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ کو ارسال کیا جو بعد میں قصیدہ "بـائیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قصیدہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ شاہِ حبشہ کے ساتھ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات اور روابط تھے ہی مگر اس کے علاوہ بنو ہاشم کے بزرگوں کی بھی اس بادشاہ سے واقفیت اور خصوصی تعارف تھا۔ قصیدہ "بائیہ" کے چند اشعار مع اُردو ترجمہ ذیل میں ہیں۔

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ فِيْ النَّايِ جَعْفَرٌ

وَعَـمْـرٌو وَأَعْـدَاءِ النَّبِيِّ الأَقَـارِبُ

ہاں! مجھے نہیں معلوم کہ پردیس میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کیسے ہیں اور عمرو بن عاص کی سفارت کاری کیا رنگ لا رہی ہے؟ دشمن کے دشمن تو قریبی رشتہ دار ہی ہوتے ہیں۔

فَهَلْ نَالَ اَفْعَالَ النَّجَاشِيِّ جَعْفَراً
وَاَصْحَابَهُ اَوْعَاقَ ذٰلِكَ شَاغِبُ

تو کیا جعفر اور اس کے ساتھیوں کو نجاشی کا حُسنِ سلوک میسر آ گیا ہے یا کوئی شخص ہنگامہ پرور رکاوٹ بن گیا ہے؟

تَعَلَّمْ اَبَيْتَ اللَّعْنَ اَنَّكَ مَاجِدٌ
كَرِيْمٌ فَلَا يَشْقَى لَدَيْكَ الْمُجَانِبُ

اے خوش بخت بادشاہ! آپ تو جانتے ہیں کہ آپ عزت اور شرافت کے مالک ہیں اس لئے آپ کے جوار میں آنے والا کبھی بدنصیب نہیں ہوتا!

وَاَنَّكَ فَيْضٌ ذُوْ سِجَالٍ غَزِيْرَةٍ
يَنَالُ الْاَعَادِيْ نَفْعَهَا وَالْاَقَارِبُ

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے اندازہ فراخی عطا فرمائی ہے اور بھلائی کے تو تمام وسائل آپ کے پاس ہیں!

تَعَلَّمْ بِاَنَّ اللّٰهَ زَادَكَ بَسْطَةً
وَاَفْعَالَ خَيْرٍ كُلُّهَا بِكَ لَازِبُ

آپ تو بے پناہ سخاوت کا مجسمہ ہیں، اس سخاوت سے اپنے پرائے بھی فائدہ پاتے ہیں!!

سرکار دو عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کا دفاع سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔ ہجرت حبشہ کو ناکام بنانے کے لئے قریش نے انتہا درجے کوششیں کیں لیکن سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بھی معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور

بنو ہاشم کے تعلقات کے پیش نظر سیدنا ابوطالب ؓ نے اپنے زبانی پیغامات کے علاوہ اپنے اشعار سے بھی شاہِ حبشہ ؓ کی تسلی و تائید فرماتے نظر آتے ہیں اس نازک موقع پر سرکار ابوطالب ؓ نے ایک دوسرا قصیدہ بھی شاہِ حبشہ کو ارسال کیا جو بہت فائدہ مند ثابت ہوا۔ یہ قصیدہ "میمیہ" کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔

لیعلم خیرُ الناسِ اَنَّ محمداً
وزیرٌ لموسی والمسیح ابن مریم

اچھے لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد ﷺ تو حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کی تصدیق نبوت کے ذمہ دار ہیں!!

أتانا بهدیٍ مثل ما اَتیا بہ
فکل بأمر اللّٰہ یهدی و یَعْصِم

آپ ہمارے پاس وہی سامان ہدایت لے کر آئے ہیں جو وہ دونوں لے کر آئے تھے!!

وانکم تتلونہ فی کتابکم
بصدقِ حدیث لا حدیث المرجَّم

آپ (مسیحی حضرات!) ان کا ذکر اپنی کتاب مقدس میں پڑھتے ہیں! یہ سچی بات ہے نہ کہ اٹکل پچو والی بات!

وانک ما تاتیک منها عصابة
بفضلک الا أرجعوا بالتکرم

اور اے نجاشی! قریش کے پاس سے جو بھی گروہ آئیں وہ تیری طرف سے عزت و احترام سے واپس بھیج دیے جائیں (سفرائے قریش کو اعزاز کے ساتھ واپس بھیجتے رہے!)

شعراء مہاجرین حبشہ کا کلام

شاعر ہجرت حبشہ حضرت عبداللہ بن حارث سہمی رضی اللہ عنہ قریش کے مظالم اور حبشہ میں قیام کی روداد کو ان اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

يَـا رَاكِبـاً بَـلِّـغَـنَّ عَـنِّـى مُـغَـلْـغَـلَـةً
مَـن كَـانَ يَـرجُـو بَلاَغَ الـلّٰـهِ وَالـدِيْـن

اے سوار! میرا پیغام ان لوگوں تک پہنچا دے جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا پیغام حق اور دین حق ضرور پہنچ کر رہے گا!

كُـلُّ امْـرِءٍ مِـنْ عِـبَـادِ الـلّٰـهِ مُـضْـطَـهَـدٍ
بِـبَـطْـنِ مَـكَّـةَ مَـقْـهُـورٍ وَ مَـفْـتُـون

وادئ مکہ میں تو اللہ کا ہر بندہ انتقام کا نشانہ تھا، مغلوب تھا اور فتنہ میں مبتلا تھا۔

اِنَّـا وَجَـدنَـا بِلاَدَ الـلّٰـهِ وَاسِـعَـةً
تُـنجِـى مِـنَ الـذُّلِّ وَالـمخـزاةِ والهون

ہم نے اللہ کی سرزمین کو واقعی وسیع پایا ہے، جو ذلت، رسوائی اور بے قدری سے نجات دلا سکتی ہے!

فَلاَ تُـقِـيـمُـوا عَـلَـى ذُلِّ الـحـيـاةِ وَخِـز
يِ الـمَـمَـاتِ وَ غَـيـبٍ غيـرِ مَـأمُـون

اس لئے اے مسلمانو! تم زندگی کی ذلت اور رسوائی کی موت والی جگہ قیام نہ کرو جہاں تمہارا مستقبل بھی غیر محفوظ ہے!

اِنَّـا تَبِـعْـنَـا رَسُـولَ الـلّٰـهِ وَاطَّـرَحُـوا

قَـوْلَ الـنَّـبِـی وَعَـالَـوا فِـی الْـمَـوَازِیـن

ہم نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور اطاعت کی ہے مگر کفار مکہ نے نبی ﷺ کی بات ٹھکرادی ہے اور حد سے بڑھ گئے ہیں!

فَـاجْـعَـلْ عَـذَابَکَ فِی الْقَومِ الَّذِین بَغَوْا

وَعَـائِـذًا بِکَ، اَنْ یَـعْـلُـوْا فَـیَـطْـغُـوْنی

اس لئے اے خدا! تو سرکش لوگوں کو عذاب میں مبتلا کردے اور میں جو تیری پناہ میں ہوں مجھے ان کی سرکشی اور جارحیت سے بچانا!

☆☆☆☆☆

شاعر ہجرت حبشہ حضرت عبداللہ بن حارث کی خواہش تھی کہ قریش کے منکرین رسالت کو بجلی کی طرح کوند کر سیدھا کردیں اُن کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

تِـلْـکَ قُـرَیْـشٌ تَـجْـحَـدُ الـلّٰـهَ حَقَّه

کَـمَـا جَـحَـدَتْ عَـادٌ وَ مَـدْیَنُ وَالْحِجْر

لو یہ ہیں قریش جو اللہ تعالیٰ کے حق توحید وعبادت کے منکر ہیں، یہ بھی ویسے ہی منکر ین حق ہیں جیسے قوم عاد، مدین اور حجر کے لوگ تھے!

فَـاِنْ اَنَـا لَـم اُبْـرِق فَلَا یَـسَـعْـنَـنَّـنِـیْ

مِـنَ الْأَرضِ بَـرٌّ ذُوفَـضَـاءٍ وَلَا بَـحْـر

تو اب اگر بجلی کی طرح کوند کر میں ان پر ٹوٹ نہ پڑوں تو پھر روئے زمین کی خشکی، فضا اور سمندر بھی مجھے ہرگز سمو نہ سکیں گے!

شاعر ہجرت حبشہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف 2 بار ہجرت کی ان کا چچا زاد قریشی سردار اُمیہ بن خلف اُن کو بہت تنگ کرتا تھا اور شدید اذیت پہنچاتا تھا۔

حضرت عثمان بن مظعون درج ذیل اشعار میں اُمیہ بن خلف پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَتَیمَ بْنَ عَمرٍو لِلَّذِیْ جَاءَ بُغْضَۃً
وَمِنْ دُوْنِہِ الشَّرْمَانُ وَالْبَرْکُ اَکْتَعُ

اے بنو تیم بن عمرو! بلاشبہ یہ تمہارا بغض ہے جو تمہیں یہاں لے آیا حالانکہ دو سمندر اور برک جیسے مقامات سب کے سب تمہارے سامنے حائل تھے۔

أَاَخْرَجْتَنِی مِنْ بَطْنِ مَکَّۃَ آمِنًا
وَاَسْکَنْتَنِی فِی صَرْحٍ بَیْضَاءَ تَقْرَعُ

تم نے مجھے پرامن وادی مکہ سے جلاوطن کر دیا ہے اور مجھے ایک ایسی جگہ ٹھہرادیا ہے جہاں عالی شان سفید محل میری حفاظت کرتا ہے۔

تَرِیْشُ نِبَالاً لَایُوَاتِیکَ رِیْشُھَا
وَتَبْرِیْ نِبَالاً رِیْشُھَا لَکَ اَجْمَعُ

تم ایسے تیروں کو نقصان پہنچاتے ہو جو تم کو نہیں لگتے مگر ایسے تیروں کو نفع پہنچاتے ہو جن کے سب کے سب سرے تمہیں ہی لگتے ہیں۔

وَحَارَبْتَ اَقْوَامًا کِرَامًا اَعِزَّۃً
وَاَھْلَکْتَ اَقْوَامًا بِھِمْ کُنْتَ تَفْزَعُ

تم نے ایسے لوگوں سے لڑائی کی ہے جو محترم اور غالب تھے اور ایسے لوگوں کو ہلاک کیا ہے جو تمہارا سہارا بنا کرتے تھے!

سَتَعْلَمُ اِن نَابَتکَ یَوْماً مُلِمَّةٌ
وَأسْلَمکَ الْاَوْبَاش مَاکُنتَ تَصنَع

جس دن تم پر کوئی آفت آئے گی اس دن تمہیں معلوم ہو جائے گا اور اوباش لوگ جب تمہارا ساتھ چھوڑ دیں گے تو تمہیں اپنوں کی قدر معلوم ہوگی!

خط و کتابت

ہجرت حبشہ کے حوالے سے اُس خط و کتابت کی انتہائی اہمیت ہے جو سرکارِ دو عالم ﷺ اور شاہِ حبشہ حضرت اَصحمہ بن اَبجر النجاشی رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی۔ یہ خطوط مبارکہ ان دونوں ہستیوں کے درمیان تعلقات کی اہمیت کو سمجھنے میں بہت مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے مکاتیب مبارکہ کے جواب میں شاہِ حبشہ کے مکاتیب سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوتی ہے کہ یہ مکاتیب کسی بادشاہ کے نہیں بلکہ کسی عاشق زار کے قلبی جذبات کی ترجمانی ہے۔

مکتوب نبوی ﷺ

سرکارِ دو عالم ﷺ اور شاہِ حبشہ کے مشترکہ دوست حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ نے پہلا مکتوب نبوی ﷺ شاہِ حبشہ کو پہنچایا۔ شاہِ حبشہ نے مکتوب نبوی ﷺ کو ہاتھ میں تعظیماً اٹھایا، آنکھوں سے لگایا اور مزید عزت و تکریم کی خاطر تخت شاہی سے اُتر آیا اور نامہ مبارک پڑھنے کا حکم دیا۔

عکس مکتوب نبوی ﷺ

بسم الله الرحمن الرحيم
من محمد رسول الله الى النجا
شي عظيم الحبشة سلام على من
اتبع الهدى اما بعد فانى احمد اليك
الله الذى لا اله الا هو الملك
القدوس السلام المومن المهيمن
واشهد ان عيسى بن مريم روح
الله وكلمته القاها الى مريم البتو
ل الطيبة الحصينة فحملت بعيسى من ر
وحه ونفخه كما خلق ادم بيده و
انى ادعوك الى الله وحده لا شر
يك له والموالاة على طاعته وان
تتبعنى وتوقن بالذى جانى فانى ر
سول الله وانى ادعوك وجنو
دك الى الله عز وجل وقد
بلغت ونصحت فاقبلوا نصيحتى والسلام
على من اتبع الهدى

مکتوب نبوی کا متن

"بسم الله الرحمن الرحيم . من محمد رسول الله ، الى النجاشي ملک الحبشة : انی أحمد اليک الله الملک القدوس السلام المؤمن المهيمن ، واشهد أن عيسى بن مريم روح الله و كلمته ألقاها الى مريم البتول الطيبة ، فحملت بعيسى ، وانى أدعوک الى الله وحده لاشريک له وأن تتبعني فتؤمن بالذی جاء نی ، فانی رسول الله ، وقد بعثت اليكم ابن عمی جعفر ، ومعه نفر من المسلمين ، والسلام على من اتبع الهدى"

مکتوب نبوی ﷺ کا قریب ترین اردو ترجمہ

یہ خط ہے اللہ کے رسول کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ کے نام

تم پر سلامتی ہو، میں تمہیں اُس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف سناتا ہوں جو معبودیت میں یکتا ہے،کل جہاں کا مالک ہے، برگزیدہ ہے، سلام ہے، جائے پناہ ہے، نگہبان ہے اور میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم، اللہ کی روح اور اُس کا کلمہ ہیں جس کو اُس نے مریم بتول پاک دامن میں القا کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کو اپنی روح اور پھونک سے پیدا کیا جیسا اُس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ میں تمہیں خدائے وحدہ لاشریک لہ پر ایمان اور اُس کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اور یہ کہ آپ میری پیروی کریں کہ جو اللہ کا پیغام میں لے کر آیا، اس پر ایمان لائیں میں تمہیں اور تمہارے لشکر کو اللہ تعالیٰ کی طرف

بلاتا ہوں پس میں نے آپ کو تبلیغ ونصیحت کردی ہے پس میری نصیحت کو قبول فرمائیں۔

سلام اُس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو۔

شاہِ حبشہ مکتوب نبوی ﷺ کا متن مبارک سنتا جاتا تھا اور متاثر ہوتا جاتا تھا جوں ہی متن مکتوب ختم ہوا فرطِ شوق میں مکتوب مبارک کو بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا پھر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شاہی دربار میں بلا کر اُن کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی اور اس مکتوب نبوی ﷺ کے جواب میں ایک مکتوب لکھا۔

شاہ حبشہ کے خط کا متن

بسم الله الرحمن الرحيم . الى محمد رسول الله ﷺ من النجاشى . سلام عليك يا نبى الله ورحمة الله وبركاته الذى لا اله الا هو الذى هدانى الى الاسلام ... أما بعد ، فقد بلغنى كتابك يا رسول الله ﷺ فما ذكرت من أمر عيسى فورب السماء والارض ان عيسى بن مريم علیہ السلام مايزيد على ما ذكرت ثفروقا انه كما قلت ، وقد عرفنا ما بعثت به الينا ، وقد قدم ابن عمك واصحابه ، واشهد انك رسول الله ، وقد بايعتك وبايعت ابن عمك ، واسلمت على يديه لله رب العالمين ، وقد بعثت اليك ابني ، وان شئت أن آتيك فعلت يا رسول الله ، فانى اشهد ان ماتقول حق ، والسلام عليك ورحمته الله وبركاته.

مکتوب شاہِ حبشہ کا اُردو ترجمہ

بخدمت محمد رسول اللہ ﷺ از طرف نجاشی اُصحمہ

اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔

یا رسول اللہ! آپ کا مکتوب مبارک مجھے ملا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا۔ زمین و آسمان کے مالک کی قسم کہ آپ کی بیان کردہ حقیقت سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام رتی بھر بھی زیادہ نہیں ہیں۔ وہ ویسے ہی تھے جیسا آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

ہم نے آپ ﷺ کی طرف سے بھیجے ہوئے احباب سے تعارف حاصل کیا اور آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور اُن کے ساتھیوں کی مہمان داری کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے اور تصدیق یاب رسول ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کی بیعت کر لی ہے اور آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی کی بیعت کر لی ہے اور اُن کے دستِ مبارک پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اسلام قبول کر لیا ہے اور اے اللہ کے نبی! میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے (اریحا بن اُصحمہ بن ابجر) کو بھیجتا ہوں اور اگر آپ ﷺ چاہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس آ جاؤں تو آ جاؤں گا۔

والسلام علیک ورحمة الله و بركاته

کتبِ سیر میں موجود ہے کہ شاہِ حبشہ نے اپنے بڑے بیٹے اریحا اور 60 حبشی افراد پر مشتمل ایک وفد کو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں روانہ کیا مگر بحیرہ اُحمر میں کشتیاں ڈوب جانے کے باعث ان تمام نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

(از روئے قرآن کریم حضرت اریحا بن اصحمۃ کی یہ ہجرت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے ثابت ہوتی ہے اور منزل پر نہ پہنچ جانے کے باوجود وہ اجر کے مستحق ہیں)۔

سرکار دو عالم ﷺ کے سفیر، گہرے دوست و نمائندہ خصوصی حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری رضی اللہ عنہ مکتوب نبوی ﷺ شاہِ حبشہ کے خدمت میں پہنچا کر واپس جس کشتی میں سوار تھے وہ صحیح سلامت رہی اور وہ خیر و عافیت سے حجاز مقدس پہنچ کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور شاہِ حبشہ کا خط پیش کرنے کے ساتھ جملہ واقعات بھی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔

مکتوب نبوی ﷺ

مذکورہ بالا مراسلت کے علاوہ سرکار دو عالم ﷺ کے ایک اور مختصر مکتوب نبوی ﷺ کا پتہ چلتا ہے جو آپ ﷺ نے شاہِ حبشہ کے قبول اسلام پر اطمینان اور اُن کی خدمات کی حوصلہ افزائی کے لئے تحریر فرمایا تھا۔

اس نامہ مبارک کی تحریر کا شرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا خط کا مضمون تمام ہو جانے کا بعد سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی مہر اس پر ثبت فرمائی اور اپنے مندوب خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری کو نجاشی کے پاس روانہ کیا۔ حضرت نجاشی نے اُنہیں انتہائی اعزاز و احترام کے ساتھ مہمان بنایا اور اُن کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

اردو ترجمہ متن مکتوب نبوی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تم نے ہمارے ساتھ حسن سلوک کیا جس کا ہم کو تم پر اعتماد تھا اس لئے ہم نے تم سے جس چیز کی اُمید کی وہ پوری ہوئی اور جس بات کا خوف تھا اس سے مامون ومحفوظ رہے اور توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے جانثار و ہر دل عزیز دوست اور قاصد حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری کو حبشہ سے آئے ہوئے کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں دوبارہ حبشہ جانے کا حکم دیا اس مرتبہ آپ کو بھیجنے کا یہ مقصد تھا کہ مہاجرین حبشہ کو حضرت جعفر بن ابی طالب کی قیادت میں مدینہ منورہ واپس لایا جائے اور دوسرا اُم حبیبہ بنت ابوسفیان سے سرکار دو عالم ﷺ کا عقد کیا جائے۔

ہجرت حبشہ اور سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے ابتدائی ابواب بڑے الم انگیز ہیں لیکن آخری ابواب فرحت اور بشارت کا دلاویز ہیں۔ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا ابوسفیان کی بیٹی تھیں جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ کا نام "رملہ" تھا۔ آبائی دین بت پرستی ترک کر کے اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ساتھ شیدائے اسلام ہو گئیں۔ قریش کو جب اُن کے مسلمان ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے ان پر تعذیب وتکالیف کے تازیانے برسانے شروع کر دیئے۔ بنو اُمیہ کے لوگوں نے ابوسفیان کے اشارے پر اس قدر تنگ کیا اور ستایا کہ دونوں میاں بیوی ہجرت حبشہ میں شامل ہو کر اپنا دین و ایمان بچانے پر مجبور ہو گئے۔ سرزمین حبشہ پہنچ کر قدرے اطمینان محسوس ہوا لیکن پردہ تقدیر میں ابھی سخت آزمائشیں اُن کے نصیب میں تھیں۔

سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر عبید اللہ جحش نے جب حبشی پادریوں کی شان و شوکت کو دیکھا تو مرتد ہو کر عیسائیت کے دامن میں پناہ لے لی اور شراب خوری کے عادی ہو گئے۔ بیوی سے کہا کہ یا تو عیسائیت قبول کرلو یا پھر طلاق کے لئے تیار ہو جاؤ اور اب سیدۃ رملہ کے سامنے تین ہی راستے تھے۔

1- شوہر کی بات مان لیں اور عیسائی ہو جائیں لیکن اس میں دنیا و آخرت دونوں کا زیاں تھا۔
2- باپ (ابوسفیان) کے پاس مکہ واپس چلی جائیں لیکن وہاں کفر و شرک کی آغوش کھلی تھی اور پھر باپ کو بھی ان کی پرواہ نہ تھی۔
3- حبشہ میں ہی رہ کر اپنی بچی کے ساتھ مہاجرت کی زندگی گزاریں۔

رملہ کے شوہر سے ایک بچی تھی جس کا نام حبیبہ تھا اس لئے رملہ اُم المومنین ہونے کے بعد اُمِ حبیبہ کہلانے لگیں۔

سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو اپنا مقصد زندگی بنا کر حبشہ میں رہنے کا فیصلہ کر لیا مگر اُن کی زندگی کے یہ کرب انگیز لمحے زیادہ طویل نہیں ہوئے اور شوہر نشے کی حالت میں اس دنیا سے چل بسا۔

سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا پردیس میں بیوہ ہو گئیں باپ کو مکہ میں خبر دی گئی مگر باپ نے پردیس میں بیوہ ہو جانے والی بیٹی کی پرواہ تک نہ کی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس پورے معاملے اور اُن کی اسلام پر ثابت قدمی کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدۃ اُمِ حبیبہ کے اس موقف سے بہت زیادہ خوش ہوئے۔ مظلوموں اور پریشان حالوں کے غم خوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ اُمِ حبیبہ کی عدت پوری ہونے کے بعد اپنے معتمد خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری کے ہاتھ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ

کو پیغام بھیجا کہ سیدۃ اُمِ حبیبہ سے میرا نکاح کر دیں۔

حضرت نجاشی ؓ نے اپنی باندی ''ابرھہ'' کو حضرت اُمِ حبیبہ ؓ کے پاس بھیجا کہا انہیں بتائیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا فرمان آ پہنچا ہے کہ میں تم سے آپ ﷺ کا نکاح کر دوں اور مجھے آپ ﷺ نے اپنی شادی کا وکیل بنایا ہے آپ بھی کسی کو اپنا وکیل مقرر کریں۔

اس پیغام سے سیدۃ اُمِ حبیبہ ؓ کی قسمت کا ستارہ آسمانوں کی بلندیوں پر اُڑنے لگا کہ اب اُنہیں اُم المومنین اور زوجہ نبی الاولین والاخرین کا شرف حاصل ہونے والا ہے۔ سیدۃ اُم حبیبہ ؓ نے نجاشی کی باندی کو ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے کہا کہ خالد بن سعید بن عاص ہی یہاں میرے سب سے قریبی ہیں میں انہیں اپنا وکیل مقرر کرتی ہو۔

نجاشی نے تمام مہاجرین صحابہ کو دربار میں جمع کیا پھر خطبہ نکاح پڑھا اور کہا

الحمد لله الملک القدوس المؤمن المهيمن العزيز الجبار، أشهد أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده ورسوله، وأن الذی بشر به عيسى بن مريم، أمابعد، فان رسول الله ﷺ كتب اليَّ أن أزوجه أُم حبيبه بنت ابى سفيان.

حمد و ثناء کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان عالی ہے کہ میں رملہ بنت ابو سفیان کو اُن کے نکاح میں دے دوں تو میں اس کی تعمیل کرتا ہوں اور عوض حق مہر 400 دینار ''رملہ'' کو سرکار دو عالم ﷺ کے عقد نکاح میں دیتا ہوں اور حق مہر کی رقم حاضرین کے سامنے ادا کر دی۔

شاہِ نجاشی ؓ کے خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت خالد بن سعید ؓ کھڑے

ہوئے اور فرمایا:

الحمد لله، أحمده وأستعينه واستغفره وأشهد أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده ورسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون .....

حمد وثنا کے بعد میں نے اپنی موکلہ رملہ بنت ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں دیا۔ اللہ مبارک کرے۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو کتنا بڑا اعزاز حاصل ہے کہ اس وقت کی عظیم طاقتوں میں سے ایک طاقت حبشہ کا بادشاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خواں بھی خود بنتا ہے اور دلہن کا حق مہر بھی خود اپنی جیب سے ادا کرتا ہے بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ ایک عالی شان دعوتِ ولیمہ کا بھی شاہِ حبشہ کی طرف سے انتظام کیا جاتا ہے۔ نجاشی کا وطن گویا حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا میکا بن چکا تھا۔

حضرت نجاشی کی باندی خاص "ابرھہ" جو سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام خوشخبری لے کر گئی تھیں وہ بھی اسلام قبول کر چکی تھیں اس لئے انہوں نے شادی کے تمام کام خوشی سے انجام دیئے اور جب سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ جارہی تھیں تو ابرھہ اُن سے بار بار درخواست کر رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری مغفرت کے لئے ضرور دُعا کروانا۔

حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب الطیار رضی اللہ عنہ

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ "جعفر طیار" کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ مہاجرین ہجرت حبشہ (دوسری) کے قائد تھے اور شاہِ حبشہ کے دربار میں سیدنا جعفر بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ کی تقریر عربی ادب کا شہ پارہ ہے اور دین اسلام کا خلاصہ تصور کی جاتی ہے۔ جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کمانڈر تھے اور اسی جنگ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے "طیار" (تیز اڑنے والا، جنت کی طرف) کا لقب عطا فرمایا تھا۔

حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما جنگ موتہ میں انتہائی بہادری سے لڑے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لشکر اسلام کا جھنڈا آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک میں آیا، کفار نے تلوار کی مارسے جب آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں بازو کو شہید کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جھپٹ کر جھنڈے کو بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا جب بایاں بازو بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو دونوں کٹے ہوئے بازوؤں سے تھام لیا، لیکن شدید زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اسی معرکہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

یہ افسوسناک خبر جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جبرئیل علیہ السلام نے مجھے مطلع کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ دو پر عطا کر دیئے ہیں
جس سے وہ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔

حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مہاجرین حبشہ کی قیادت فرماتے ہوئے واپس مدینہ منورہ اس وقت پہنچے کہ مسلمان خیبر کی جنگ جیت کر واپس آرہے تھے اس موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا کہ

> **ما أدري بأيهما أنا أسر؟ بفتح خيبر أم بقدوم جعفر**
> یعنی سمجھ میں نہیں آرہا کہ مجھے ان دونوں میں سے کس کی زیادہ خوشی ہے؟
> فتح خیبر کی یا جعفر کی واپسی کی۔

صرف اسی ایک جملے سے ہی سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پیار و محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ مختلف مواقع پر درج ذیل شعر کو فخریہ انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

وجعفر الذی یمسی و یضحی
مع الملائکة بن أمي

جعفر جو صبح و شام فرشتوں کے ہمراہ ہوتے ہیں
وہ میری والدہ کے بیٹے ہیں (یعنی میرے بھائی ہیں)

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک اُردن کے دار الحکومت سے تقریباً 135 کلومیٹر دور واقع ہے جو قابل دید اور لائق زیارت ہے۔ الحمد للہ! اس بندہ ناچیز کو اس مقام مقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ مبارکہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا شمار اولین صحابیات میں ہوتا ہے آپ کا لقب صاحبة الهجرتين (دو ہجرتوں والی) ہے۔ اپنے شوہر سیدنا جعفر الطیار رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت حبشہ کی اور حبشہ میں ہی آپ سے تین صاحبزادے عبداللہ، محمد اور عون پیدا ہوئے۔ حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کئی احادیث نبویہ ﷺ مروی ہیں۔

سفیر نبوی ﷺ حضرت عمرو بن أمیہ الضمری رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن اُمیہ خویلد الضمری رضی اللہ عنہ کو یہ شرف و اعزاز حاصل ہے کہ وہ بلادِ عرب سے باہر کسی بادشاہ کے دربار میں سفیر نبوی بن کر گئے بلکہ اُنہیں یہ اعزاز وحید بھی حاصل ہے کہ وہ کم از کم 4 مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سفیر و قاصد بن کر شاہِ حبشہ

کے دربار میں گے اور چاروں مرتبہ کامیاب وکامران واپس لوٹے۔

حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری ؓ کا تعلق وادی بدر کے اردگرد آباد مشہور قبیلہ "بنو ضمرہ" سے تھا آپ کو قریش کا داماد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حضرت عمرو بن اُمیہ اسلام لانے سے پہلے بھی رسول اللہ ﷺ کے قابل اعتماد دوست تھے۔ شاہِ حبشہ بھی اپنی ابتدائی زندگی میں بنوضمرہ کے ایک تاجر کی ملکیت میں رہے اور اُس کا ریوڑ چرایا کرتے تھے اسی دوران حضرت عمرو بن اُمیہ کے نجاشی سے دوستانہ تعلقات قائم ہوئے اور دونوں شخصیات کو رسول اللہ ﷺ کا اعتماد اور دوستی بھی نصیب ہوئی جو آخری دم تک قائم و دائم رہی اور یہ دوستی خدمت انسانیت اور اسلام کی ترویج و اشاعت کے کام آئی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمرو بن اُمیہ نے کئی غزوات اور سرایا میں بھی شرکت کا شرف کیا آپ ؓ کا شمار عرب کے بہادروں اور داناؤں میں ہوتا تھا آپ ایک جرات منداور عظیم جنگجو تھے۔

بلادِ بنوضمرہ میں ہی سرکار دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ ؓ کا مزار مبارک مقام ابواء شرف میں ہے اور اپنی والدہ ماجدہ کی قبرانور پر بھی حضور نبی کریم ﷺ کا کئی بار آنا ثابت ہے۔ اس لئے قبیلہ بنوضمرہ کے لوگوں سے بھی آپ ﷺ کی ملاقات بعید از قیاس نہیں۔ یہیں پر غلام شہزادہ نجاشی اور عمرو بن اُمیہ کو بھی شرف ملاقات نصیب ہوا ہو گا جس نے آگے چل کر ہجرت حبشہ کے ضمن میں بہت اہم کردار ادا کرنا تھا۔

حضرت عمرو بن اُمیہ کو ابوسفیان جیسے دیدہ جہاں سپہ سالار کے مقابلے میں عسکری مہمات کی قیادت بھی سونپی گئی اور آپ نے اس میں کامیابی حاصل کی اور

ابوسفیان دیکھتا ہی رہا۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی آپ کئی عسکری مہمات میں شریک ہوتے رہے اور ہر میدان میں فتح نے اُن کے قدم چومے، زندگی کے آخری ایام میں آپ نے مدینہ شریف میں اپنا گھر بنالیا تھا اور یہیں آپ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع آپ کا مقدر بنی۔

آپ رضی اللہ عنہ اسلامی تاریخ کی ایک قابلِ ذکر شخصیت ہیں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر عہد خلفائے راشدین کے زمانے میں آپ کی سیاسی، سفارتی اور عسکری کارنامے لائق مطالعہ ہیں۔ حضرت اُمیہ بن عمرو الضمری رضی اللہ عنہ اخلاص، وفا، ثابت قدمی اور فرض شناسی کا ایسا ستارہ نظر آتے ہیں جو ہمیشہ اپنی چمک دکھاتا رہے گا۔

سفیر قریش حضرت عمرو ابن عاص

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ قریش کے ایک قبیلہ "بنو سھم" سے تعلق رکھتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے تھے آپ رضی اللہ عنہ خود بیان کیا کرتے تھے کہ جب میں 7 سال کا تھا اُس وقت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔

اہل عرب انہیں "دھاۃ العرب" اور "ارطبون العرب" سے یاد کرتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے قریش کے سفارت کار بن کر گئے مگر ہر بار ناکام ہوئے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے سے پہلے "قریش کا مردِ دانش" (رجل حکیم) کہتے تھے مگر قبولِ اسلام کے بعد اُنہیں "قریش کے مرد صالح" کی حیثیت سے یاد کرتے تھے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق میں قریش کی طرف سے شرکت کی۔ قبول اسلام کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو "ذات السلاسل" جیسی اہم مہمات کا امیر مقرر کیا۔

عہدِ صدیقی رضی اللہ عنہ میں آپ عمان کے عامل بنے یہاں تک کہ اُنہیں تسخیر

فلسطین کی ذمہ داری سونپی گئی اور معرکہ اجنادین میں آپ نے مجاہدین کی قیادت کی۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شاہ حبشہ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔قبول اسلام کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی عزت اور مقام و مرتبہ میں بہت اضافہ ہوا۔رسول اللہ ﷺ آپ کی عزت وتکریم فرمایا کرتے تھے۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جس کارنامہ کی بدولت امتیاز حاصل ہوا وہ فتح مصر ہے آپ نے صرف چار ہزار جانبازوں کے ہمراہ مصر کی سرحد عبور کی۔طویل محاصرے سے قصر شمع کو فتح کیا بعد میں اس قلعہ کے پاس آپ رضی اللہ عنہ نے "فسطاط" شہر بسایا جو بعد میں اسلامی مصر کا دارالحکومت قرار پایا۔اس فتح کا سب سے اہم معرکہ اسکندریہ کی فتح ہے جس کے بعد شاہ مقوقس نے مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی اور مصر کی تسخیر مکمل ہوگی۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو وہ رونے لگے اُن کے فرزند حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ تب انہوں نے اپنے قبولِ اسلام کی کہانی سنائی۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے اس قدر محبت کرتے کہ اُن کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے بھی جھجکتے تھے۔

سیدۃ أم سلمہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمہ بھی مہاجرات حبشہ میں سے ہیں آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے قیام حبشہ اور حضرت نجاشی کے حسن سلوک کے حوالے سے چند جملے ارشاد فرمائے تھے جو اُن سے اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے بھانجے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیے ہیں اور کتب کے ذریعے اُمِ سلمہ کے الفاظ مبارکہ ہم تک پہنچے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

فخرجنا ارسالاً حتی اجتمعنا بھا فزلنا بھا خیر دار الی

خیر جار آمنین علی دیننا ، ولم نخش فیھا ظلماً

ہم گروہ در گروہ نکل پڑے یہاں تک کہ ہم سرزمین حبشہ میں اکٹھے ہوگئے وہاں ہم بہترین جگہ فروکش ہوگے، ہمارے پڑوسی (نجاشی) بھی بہترین ہمسایہ تھا ہم دینی لحاظ سے بھی محفوظ ہوگے اور ہمیں کسی ظلم کا بھی کوئی ڈر نہ تھا۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمی رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم نے نجاشی کے سایہ عاطفت میں ایک مدت بسر کی اور ہمیں پرامن اور پرسکون ماحول نصیب تھا۔ پھر اچانک ایک دن خبر آئی کہ کسی حبشی سردار نے شاہ حبشہ سے اقتدار چھیننے کے لئے بغاوت کردی ہے۔

فو اللہ ماعلمنا حزنا قط ھو اشدمنہ ، فرتا من ان یظھر علیہ ذلک الملک فیاتی ملک لایعرف من حقنا ما کان یعرفہ ، فجعلنا ندعو اللہ و نستنصرہ للنجاشی.

''اللہ کی قسم! ہم نے اس جیسا غم پہلے نہ دیکھا تھا ہمیں ڈر یہ تھا کہ اگر وہ باغی حبشی غالب آ گیا تو کوئی ایسا بادشاہ آ جائے گا جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے گا۔ جس طرح نجاشی خیال رکھتا ہے چنانچہ ہم نے نجاشی کی فتح و نصرت کے لئے بارگاہِ باری تعالیٰ میں دعائیں مانگنا شروع کردی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس معرکہ میں نجاشی کو فتح نصیب فرمائی، باغی قتل ہوگیا اور اُس کا لشکر بھی تباہ ہوگیا۔ اس فتح پر اُم المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بخدا، ہمیں نجاشی

کی اس فتح سے اس قدر خوش ہوئی کہ ایسی خوشی ہم نے غریب الوطنی میں کبھی بھی نہ دیکھی تھی پھر ہم نجاشی کے ہاں ٹھہرے رہے حتی کہ ہم میں سے بعض لوگ مکہ مکرمہ واپس چلے گئے اور کچھ وہیں رہے۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا قریش کے خاندان بنومخزوم سے تھیں۔ آپ کے والد ابواُمیہ مخزومی کا شمار مکے کے دولت مند افراد میں ہوتا تھا دولت مند ہونے کے ساتھ ساتھ آپ انتہائی فیاض تھے، سفر میں جاتے تو تمام قافلہ والوں کی کفالت خود فرماتے تھے اس لئے آپ کا لقب "زادالراکب" مشہور تھا۔

سیدۃ اُمِ سلمہ کا نکاح ابوسلمہ عبداللہ مخزومی سے ہوا جو ابوسلمہ کے نام سے مشہور ہوئے سیدۃ اُمِ سلمہ نے اوائل اسلام میں اپنے شوہر کے ساتھ اسلام قبول کیا اور ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے ہاں ایک صاحبزادے کی ولادت ہوئی جن کا نام سلمہ تھا انہیں کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت اُمِ سلمہ مشہور ہوئیں۔ حضرت ابو سلمہ کے خاوند نے غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح بھیجا اور پھر آپ کو اُم المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔

اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا ایک نہایت عقل منداور مدبر خاتون تھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کا بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے۔ حضرت سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے زیادہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں۔

دمشق کے قبرستان "باب الصغیر" میں آپ کا مزار پرانوار قابل دید و لائق زیارت ہے۔ الحمد للہ اس بندہ ناچیز کو کئی بار اس مقام مقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

شاہِ حبشہ کی باندی حضرت ابرھہ

سرکار دو عالم ﷺ کو جب سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پردیس میں بیوہ ہونے، اُن کے شوہر کے احوال سے آگاہی ہونے اور اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی ثابت قدمی کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے ایک مکتوب مبارک کے ذریعے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل مقرر کر کے عقد نکاح کے لئے فرمایا۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی خاص حضرت ابرھہ (جو اسلام قبول کر چکی تھیں) کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے حضرت ام حبیبہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ حضرت ابرھہ نے جب یہ مبارک پیغام اُم حبیبہ کو پہنچایا تو یہ عظیم و مبارک خوشخبری سننے کے بعد سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس باندی کو انعام سے نوازا۔ پھر حضرت ابرھہ نے ایک درخواست اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کی اور کہا کہ

> حاجتي اليك ان تقرئ على رسول الله مني السلام و تعليمه أنني اتبعت دينه.
>
> رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ ناز میں میرا ھد یہ سلام پیش کرنے کے بعد انہیں یہ اطلاع بھی دینا کہ میں نے اُن کے دین کی اتباع کر لی ہے۔

عقد نکاح کے موقع پر خوشی سے تمام کام اسی باندی نے انجام دیئے اور جب اُمِ حبیبہ مہاجرین حبشہ کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ کے لئے تیار ہوئیں تو یہ باندی حضرت ابرھہ بار بار اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کرتیں کہ رسول برحق کو میرے سلام کے ساتھ میری مغفرت کی دُعا کے لئے ضرور درخواست کرنا۔

اُم المومنین سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ کس طرح شاہِ حبشہ نے عقد نکاح کا انتظام کیا اور اُس کی

باندی حضرت ابرھہ کے کیا احساسات وجذبات تھے پھر اُس باندھی کا سلام اور دعا کے لیے سرکار دو عالم ﷺ سے کہا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا "وعلیھا السلام" کہ اس پر بھی سلام ہو اور پھر اس باندی کے لئے بھی مغفرت کی دُعا فرمائی۔

قارئین کرام! یہ بات قابل غور ہے کہ شاہِ حبشہ کی باندی نے اسلام قبول کیا اور پھر کس طرح سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ایک مقام حاصل کرلیا یقیناً وہ ایک بخشی ہوئی خاتون ہے کہ جس کے لئے سرکار دو عالم ﷺ نے دعا فرمائی اور پھر اُس کے سلام کا بھی جواب عنایت فرمایا۔ صد صد سلام ہوں شاہِ حبشہ کی اس عظیم باندی پر۔

حضرت عبداللہ ابُو نیزر رضی اللہ عنہ

تاریخ اسلامی کے پہلے مسلمان بادشاہ حضرت اصحمہ بن ابجر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اپنے تین صحابی رسول ﷺ بیٹوں کے والد ہیں اور ایک صحابی رسول ﷺ شہزادے (مختوا) کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ منفرد فضیلت حضرت نجاشی کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں۔

ہجرتِ حبشہ کے بعد حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو جب سب سے پہلا مکتوب نبوی ﷺ ملا تو انہوں نے آپ ﷺ کے اس مکتوب گرامی کو سر آنکھوں پر لگاتے اور چومتے ہوئے اپنے بھرے شاہی دربار میں آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی تصدیق کرنے کے بعد یہ بھی بتایا کہ نبی منتظر کے متعلق جو پیشین گوئیاں، علامات اور روایات ہمارے صحف سماویہ میں موجود ہیں وہ سب کی سب آپ ﷺ پر ہی صادق آتی ہیں۔

مکتوب نبوی ﷺ کے جواب میں شاہِ حبشہ نے بھی آپ ﷺ کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا جس میں یہ ذکر کیا گیا کہ میں اپنے سب سے بڑے بیٹے اریحا اور ایک حبشی وفد کو خدمت نبوی ﷺ میں بھیج رہا ہوں مگر بحیرہ اُحمر میں کشتی ڈوب جانے

کے سبب حبشی وفد کے ساتھ ساتھ شاہِ حبشہ کا بیٹا بھی شہید ہو گیا۔

(از روئے قرآن کریم حضرت اریحا کی یہ ہجرت یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ثابت ہوتی ہے اور منزل پر نہ پہنچ جانے کے باوجود اجر کے مستحق ہیں)

ہجرت حبشہ کے دوران حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے اسی موقع پر نجاشی کے ہاں بھی ایک بیٹا پیدا ہوا، شاہِ حبشہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے اُن کے نومولود کا نام پوچھ کر اپنے صاحبزادے کا نام بھی عبداللہ رکھ لیا۔

شاہِ حبشہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے درخواست کی تھی کہ اپنی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو کہیں کہ وہ نجاشی کے بیٹے کو اپنا دودھ پلا کر رضاعی بیٹا بنا لیں۔ اس طرح یہ عبداللہ بن نجاشی، بنو ہاشم کے رضاعی فرزند بھی بن گئے اور یہ نجاشی کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور عین ممکن ہے کہ یہ عبداللہ ہی ابو نیزر ہوں؟

حضرت نجاشی نے اپنے اس چھوٹے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور اُن کے گھرانے کی خدمت کو اپنا فرض عین سمجھ لے اور اُسے بادشاہت پر بھی ترجیح دے۔ چنانچہ فرماں بردار بیٹے نے اپنے باپ کی وصیت کو حکم کا درجہ دیتے ہوئے اس پر صدقِ دل سے پورا پورا عمل کیا۔

صبح و شام سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمات سرانجام دیتے۔ وصال نبوی ﷺ کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو خاندان نبوت اور اہل بیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ جب تک خاتون جنت اس دنیائے آب و گِل میں حیات رہیں تو حضرت عبداللہ ابو نیزر اُن کے غلام بن کر گھر کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اُن کے بعد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے وفادار غلام بن کر اُن کی خدمت کرتے رہے۔

مدینہ منورہ کے مضافات میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے جو کنوئیں اور کھیت تھے اُن کی حفاظت بھی حضرت ابو نیزر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی اس لئے آج بھی وہ کنوئیں اور کھیت جہاں "آبار علی "کہلاتے ہیں وہاں یہی کنوئیں "ابو نیزر" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

شاہِ حبشہ حضرت اَصحمہ بن ابجر کے وصال کے بعد حبشی سرداروں کا ایک وفد حضرت ابو نیزر رضی اللہ عنہ کو شاہی تخت وتاج کو سنبھالنے کی درخواست لے کر مدینہ منورہ آیا تھا مگر شہزادہ ابو نیزر کو اپنے والد کی وصیت یاد تھی اُسی تناظر میں حضرت ابو نیزر رضی اللہ عنہ نے تخت وتاج کی پیشکش کو ٹھکرانے کے بعد فرمایا تھا

> ما کنت لا طلب الملک بعد ان
> من اللہ علّی بالاسلام
> یعنی جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اسلام جیسی نعمت عظمیٰ سے
> نوازدیا ہے تو اب مجھے کسی تاج وتخت کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابو نیزر رضی اللہ عنہ طویل قد وقامت والے، بے حد محتشم اور خوبصورت شکل وصورت والے نوجوان تھے اُن کا رنگ بھی حبشیوں والا نہ تھا بلکہ دیکھنے والے کو وہ ایک عرب کی رنگ وروپ میں ہی دکھائی دیتے تھے۔

کتاب "الکامل فی اللغۃ والاداب" میں ہے کہ ابو نیزر کو کم عمری ہی سے اسلام سے بڑا شغف تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمہات المومنین کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔

وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ خاتونِ جنت اور شیرِ خدا کے گھرانے سے وابستہ ہوگئے اور تمام عمر آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف رہے۔

مہاجرین حبشہ کی مدینہ منورہ واپسی

پہلی ہجرت حبشہ ماہ رجب سن 5 نبوی یعنی ہجرت سے 8 سال قبل ہوئی اور دوسری ہجرت حبشہ بھی اس سن نبوی میں ہوئی ۔ فتح خیبر سن 8 ہجری میں ہوا، اور یہ تقریباً14 سے 15 سال کا عرصہ بنتا ہے۔ شاہ حبشہ نے اس عرصہ کے دوران اصحاب رسول ﷺ کی خدمت اور ان کی حفاظت میں سردھڑ کی بازی لگا دی تھی تا کہ سرزمین حبشہ اسلام کے لئے دار الھجرت بن جائے مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا کہ یثرب، مدینہ النبی ﷺ میں تبدیل ہو جائے غزوہ خندق اور خیبر کی فتوحات کے بعد دور اندیش حکمران حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا تھا کہ اب نبی اکرم ﷺ سرزمین حبشہ میں تشریف نہیں لائیں گے اس لئے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے قدرت کے فیصلہ کے سامنے بصد خوشی سرِ تسلیم خم کر دیا۔

شاہِ حبشہ نے دو کشتیاں تیار کروائیں جن میں ایک کشتی پر اُم المومنین سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سوار کیا۔ نجاشی کی بیگمات کے پاس جو قیمتی اور پسندیدہ خوشبوئیں تھیں اُن کے علاوہ کئی قیمتی تحائف اُم المومنین سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو تحفہ کے طور پر پیش کئے۔ شاہِ حبشہ کی باندی خاص حضرت ابرھہ، اُم المومنین سے بار بار درخواست کر رہی تھی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے اس کی مغفرت کے لئے دُعا کروائی جائے۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے بیش بہا تحائف اور لوازمات سرکارِ دو عالم ﷺ کے لئے پیش کئے اور اپنے محافظ اور سفیر بھی ساتھ اس التجاء کے ساتھ بھیجے کہ رسول اللہ ﷺ اُن کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور جب قافلہ مہاجرین سرزمین مدینہ طیبہ پہنچا تو حبشی وفد نے حضرت نجاشی کی درخواست پیش کی جس پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا۔

اللھم اغفر النجاشی اے اللہ! تو نجاشی کی مغفرت فرما دینا

یہ دُعا مبارکہ ومقبولہ اتنی بلند آواز سے فرمائی کہ حبشی وفد کے لوگوں کے ساتھ ساتھ تمام صحابہ کرام نے بھی سنا۔

حضرت علامہ سید احمد بن زینی دحلان اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''السیرۃ النبویہ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما اور دیگر مہاجرین حبشہ واپس مدینہ منورہ پہنچے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا پیشانی کو بوسہ دیا پھر معانقہ کیا اس کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کس چیز کی زیادہ خوشی کروں فتح خیبر کی یا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی واپسی کی؟ اس خوشی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ **''تم خَلق اور خُلق میں میرے مشابہ ہو''** اس سعادت مندی پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ رقص کرنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رقص کا انکار نہ فرمایا۔

ہجرت حبشہ کے دوران حجاز میں رونما ہونے والے واقعات

مہاجرین ہجرت حبشہ کا دورانیہ 15-14 سال پر محیط ہے یہ طویل وقت ہے اس دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کئی واقعات رونما ہوئے جن پر ایک سرسری نظر ڈالنا بھی مفید ہوگا۔

- ☆ بنو ہاشم سے قطع تعلق کا ایک ظالمانہ عہد نامہ تحریر ہوا اور بنو ہاشم شعب ابی طالب میں محصور ہوگے۔
- ☆ ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ کا وصال ہوا۔
- ☆ محافظ و ناصر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی اس دنیا سے رخصت ہوئے۔
- ☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر طائف۔

☆ حبشہ ہجرت کرنے کی بجائے حکم ربانی ہوا کہ اب یثرب کی طرف جانا ہوگا جو دار الھجرت بن کر مدینۃ النبی اور مدینہ منورہ کہلانے لگا۔

☆ ہجرت مدینہ منورہ کا آغاز اور پھر سرکار دو عالم ﷺ بھی مدینہ منورہ تشریف فرما ہوگئے۔

☆ غزوہ بدر وقوع پذیر ہوا۔

☆ غزوہ اُحد برپا ہوا اور سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرما کر سیدُ الشہداء کے منصب پر فائز ہوئے۔

☆ صلح نامہ حدیبیہ طے ہوا۔

☆ سن 8 ہجری فتح خیبر کے موقع پر حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے محترم اور محفوظ مہمانانِ گرامی سرزمینِ مقدس مدینہ طیبہ طاہرہ میں رسول اللہ ﷺ نے آن ملتے ہیں۔

عادل و عاشق رسول ﷺ بادشاہ حبشہ نے دو کشتیوں میں ان سب مہمانوں کو سفر نبوی ﷺ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ اور اپنے حلقہ ایمان کے حبشی وفد کے ہمراہ بھیجتے ہوئے اپنے آقا ﷺ سے صرف ایک التجا کر بھیجی تھی کہ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائی جائے۔ چنانچہ سرکار مدینہ ﷺ نے اس موقع پر اپنے جانثار، بادشاہ عادل و فقیر کے لئے اپنے صحابہ کرام اور حبشی اہل ایمان کے وفد اور مجمع عام کو گواہ بناتے ہوئے بلند آواز سے دعا فرمائی تھی۔

اے میرے اللہ! نجاشی کی مغفرت فرما دینا۔

یقیناً اس دُعا نے آن واحد میں شرف قبولیت حاصل کر لیا ہوگا اسی لئے تو اُن کے وصال کے بعد اُن کی قبر مبارک سے نور کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی تھیں۔

معرکہ بدر اور شاہ حبشہ

شاہِ حبشہ سرزمین حجاز میں رونما ہونے والے واقعات کی پل پل خبر رکھتے تھے اُن کے سراغ رسانوں نے اُنہیں میدان بدر میں معرکہ حق و باطل کی خبر دی تو شاہ حبشہ سجدہ ریز ہوگئے مہاجرین صحابہ کرام کو اپنے شاہی محل میں بلوا بھیجا تو مہاجرین نے دیکھا کہ حضرت نجاشی زاہدانہ لباس میں خاک پر بیٹھے ہیں، پوچھا گیا کہ بادشاہِ سلامت! یہ کیا ہے؟ فرمایا! قدیم آسمانی صحیفوں میں لکھا ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں پر کوئی انعام فرمائے تو انہیں شکر و تواضع کے ساتھ خاک پر سجدہ ریز ہونا چاہیے۔ آج ہم مسلمانوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دشمنوں پر فتح و غلبہ نصیب فرمایا ہے۔

بلادِ بنوضمرہ کے پاس ایک وادی ہے جسے "بدر" کہتے ہیں، میں اپنے دورِ غلامی میں وہاں پر اپنے ضمری آقا کے اونٹ اور بکریاں چرایا کرتا تھا یہ جنگ اُسی مقام پر ہوئی ہے جس میں دشمن کے بڑے بڑے بہادر سردار مارے گئے ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کو فتح نصیب ہوئی ہے آپ سب کو خوشخبری ہو اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ۔

"العنزہ" حبشی لاٹھی

"العنزہ" کی ایک منفرد اور انوکھی کہانی ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ روح پرور بھی ہے "عنزہ" عربی زبان میں اُس لاٹھی کو کہتے ہیں جو عصا سے بڑی مگر نیزہ سے چھوٹی ہوتی ہے اس کی نوک بھی نیزے کی نوک کی طرح ہوتی ہے جو لاٹھی کے نچلے حصہ میں ہوتی ہے اور بوڑھے بزرگ اس کو سہارے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

حضرتِ نجاشی رضی اللہ عنہ نے مہاجرین حبشہ کی آخری جماعت کی روانگی کے وقت حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو یہ عصا تحفہ کے طور پر دیا تھا جو انہوں نے مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عصا اپنے دستِ مبارک میں تھام کر خطبۂ جمعہ اور خطباتِ عیدین ارشاد فرماتے تھے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لاتے تو مؤذن مسجد نبوی شریف میں یہ عصا مبارک اٹھائے ہوئے آگے آگے چلتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تو یہی عصا سُترہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زمین میں گاڑ دیا جاتا۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ عصا مبارکہ خلفائے راشدین سے ہوتے ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔ 244ھ میں جب عباسی خلیفہ "متوکل" شام کے دورہ پر دمشق گیا تو دیگر آثارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سمیت یہ عصا بھی اُموی خلیفہ کے بعض وارثوں سے اس کی حفاظت میں آ گیا۔

یہ عصا مبارک حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی حسین، پاکیزہ اور مقدس یادگار ہے جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک نے چھوا، محبت سے سنبھالا اور پھر اپنے خلفاء کے توسط سے اپنی اُمت کو تحفہ کے طور پر عطا فرمایا تھا کہ یہ یادگار قیامت تک محفوظ رہے اور تمام خلقِ خدا اسے دیکھتی رہے اور یوں ایک عاشقِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ سے بھی امت مسلمہ محبت کرتی رہے اور اُس کا نام زندہ و جاوید رہے۔

شاہِ حبشہ کا بھیجا ہوا یہ عصا مبارک استنبول (ترکی) کے مشہورِ زمانہ عجائب گھر "طوپ کاپی پیلس" کی زینت بنا ہوا ہے اور عجائب گھر میں آنے والے خلقِ خدا کی نگاہوں کا مرکز ہے۔ یہ تبرکِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قابلِ زیارت ہے۔

قارئین کرام! اگر کسی خوش نصیب کا ترکی جانا ہو تو استنبول کے عجائب گھر میں اس عصا مبارک کی زیارت کے ساتھ دیگر تبرکات نبویہ ﷺ کی بھی زیارت کا شرف حاصل کریں۔

سرکار مدینہ ﷺ کی حبشیوں سے محبت

سرکار مدینہ ﷺ کی شفقت ومحبت صرف حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ اور سرزمین حبشہ تک ہی محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کی یہ محبت پوری بلالی دنیا یعنی پورے براعظم افریقہ کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو مظلوم ومقہور افریقی انسانوں سے بے پناہ ہمدردی اور محبت تھی۔ آپ ﷺ کے دل مین یہ محبت آپ ﷺ کی حبشی رضاعی والدہ حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کے پیار سے پیدا ہوئی تھی اور مکہ کے ستائے اور پسے ہوئے حبشیوں سے ملی تھی۔

حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا ایک حبشی خاتون تھیں جن سے نبی پاک ﷺ کو انتہائی وابستگی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا، سرکار دو عالم ﷺ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی غلامہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی تھیں۔ اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُمِ ایمن کو "ماں" کے بابرکت الفاظ سے یاد فرمایا۔

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو ہوتا اور آل یاسر کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا اور مکہ کے سردار جو سلوک حبشیوں سے کرتے اُس کے مظاہر بھی نبی اکرم ﷺ کے مشاہدہ میں تھے پھر جو وفا اور ثابت قدمی سرکار دو عالم ﷺ نے آل یاسر اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ میں دیکھی، جو خدمت اور اطاعت شعاری مکہ میں موجود حبشیوں میں نظر آئی وہ اس شفقت، رحمت اور محبت سے کم نہ تھی جو آپ ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ سیدۃ

آمنہ ؓ سے ورثے میں ملی تھی ۔ یہ کالے انسان تو جیسے رسول اللہ ﷺ کے دل میں اترے ہوئے تھے

حضرت سیدنا بلال حبشی ؓ کو عربی اچھی طرح سے نہیں آتی تھی مگر آپ ؓ چاہتے تھے کہ وہ بھی حضرت حسان ؓ کی طرح رسول اللہ کی اشعار میں مدح سرائی کریں۔ ایک دن حضرت حسان ؓ سے حضرت بلال حبشی ؓ نے کہا کہ میں نے اپنی زبان میں آپ ﷺ کی مدح میں ایک شعر کہا ہے آپ ذرا اُسے عربی میں کردیں۔

اَرِہ بِرّہ کَرُ کَرَا　　　　کَرَا کَرِیْ مَنْ تَنْکرا

حضرت سیدنا حسان ؓ نے اس کو یوں عربی کے شعر میں تبدیل فرمایا۔

اِذَ الْمَکَارِمُ فِیْ آفَاقِنَا　　　　فَبِکَ فِیْنَا یُضْرَبُ الْمَثَلُ

(یعنی ہماری دنیا میں جب بلند اخلاق کا ذکر آتا ہے تو پھر ہمارے ہاں آپ ﷺ ہی کے مکارم اخلاق ضرب المثل اور نمونے کا کام دیتے ہیں)

ابی الفرج عبدالرحمٰن الجوزی (وصال 597) نے **تنویر الغش فی فضل السودان والحبش** میں اور حضرت امام سہیلی نے "**الروض الانف**" میں حبشہ سے آنے والے بے شمار وفود اور قافلوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک نومسلم حبشی یہ آرزو لے کر آیا تھا کہ سرکار مدینہ ﷺ اُس کا جنازہ پڑھائیں اور پھر وہ جنت البقیع میں صحابہ کرام کے ساتھ دفن ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی جب یہ آرزو پوری کردی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لهذا العبد الحبشی جاء من أرضه و سمائه الی الارض التی خلق منها

یہ حبشی اپنی زمین اور اپنی فضا چھوڑ کر اس زمین میں آ کر دفن ہوا جہاں سے اُس کا خمیر اٹھایا گیا تھا۔

ابن جوزی اور امام سہیلی کے علاوہ بھی دیگر کئی سیرت نگاروں نے مدینہ منورہ میں کئی ایک حبشی وفود کی آمد اور اظہار مسرت، افریقی رقص اور حبشیوں کی شمشیرزنی کے مناظر قلم بند کیے ہیں۔ ابن جوزی کی کتاب "تنویر الغبش فی فضل السودان والحبش" سے چند مناظر درج کیے جارہے ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ یہ حبشی لوگ کس طرح رسول اللہ ﷺ کے دل میں بسے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ مجھے اپنی چادر مبارک میں اس طرح ڈھانپے ہوئے ہیں کہ میں اُن حبشیوں کے کھیل کو دیکھ رہی ہوں جو وہ مسجد میں کر رہے ہیں اور انہیں اپنے کھیل پر خوب قدرت اور ملکہ حاصل تھا۔

رأیت رسول اللہ ﷺ یسترنی بردائہ وأنا أنظر الی الحبشة یلعبون فی المسجد............

سرکار دو عالم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے بعد جب مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو حبشی لوگوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر نیزہ بازی کا مظاہرہ کیا۔

لما قدم رسول اللہ ﷺ المدینة لعبت الحبشہ لقدومہ بحرابھم فرحاً بذلک

اس منظر کو ابن جوزی کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "رفع شان الحبشان" میں ذکر کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُس روز میرے ہاں تھے جس دن حبشی لوگ نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے اب مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا یا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا

تو یہ منظر دیکھنا چاہتی ہے؟ تشتھین تنظرین؟ تو میں عرض کی، جی ہاں!

آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے ڈھانپ کر اس طرح کھڑا کر لیا کہ مجھے کھیل کا منظر نظر آنے لگا اس کے بعد آپ ﷺ نے کھیل کا مظاہرہ کرنے والے حبشیوں "بنو ارفدہ" سے کہا کہ کھیل جاری رکھو یہاں تک کہ میرا دل بھر گیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا بس کافی ہے! میں نے عرض کی "جی ہاں"

ایسا ہی ایک منظر تو انتہائی کا خصوصیت کا حامل ہے۔ جس کو اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس طرح بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے بچوں کے شور کی آوازیں سنی آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا ایک حبشی خاتون رقص کر رہی ہے۔

حبشی خاتون کے رقص کے دوران بچے اُس کے اردگرد ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا، یا عائشہ! تعالی وانظری اے عائشہ آؤ اور دیکھو.....

نبی اکرم ﷺ نے حبشیوں کے ساتھ محبت بھرا مثبت رویہ روا رکھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں قریش کے بیشتر حصوں کی جانب سے قبولیت اسلام سے پہلے ہی اسلام حبشہ میں متعارف ہو چکا تھا۔ سرزمین حبشہ کو اسلام کے پہلے تارکین وطن کی آماجگاہ بننے کا اعزاز حاصل ہے۔

حبشی وفد کی خدمت و تکریم

یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شاہ حبشہ کی طرف سے آنے والے وفود اور مہمانوں کی ذاتی طور پر خدمت فرمایا کرتے تھے۔

ابن کثیر نے اپنی مشہور تصنیف "البدایہ والنھایہ" میں ذکر فرمایا ہے کہ

حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قدم وفد النجاشی علی رسول اللہ ﷺ فقام یخدمهم فقال أصحابه ، نحن نکفیک یا رسول اللہ ﷺ!، فقال! أنهم کانوا لاصحابنا مکرمین وأنی أحب ان أکافیهم.

ایک مرتبہ شاہ نجاشی کا وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا، آپ ﷺ اُس حبشی وفد کی خدمت میں خود مصروف ہو گے جس پر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ﷺ اس حبشی وفد کی خدمت میں خود مصروف ہو گے! جس پر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اُن کی خدمت کے لئے کافی ہیں جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ میرے دوست نجاشی کے ساتھی ہیں جس نے میرے اصحاب کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں خود ان کی خدمت کروں۔

وصالِ شاہ حبشہ رضی اللہ عنہ

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی وفات کیسے ہوئی؟ اس بارے واضح طور پر تو کچھ معلوم نہیں لیکن ابنِ حجر العسقلانی کے قول کے مطابق انہیں شہید کیا گیا تھا کیونکہ مسلمان مہاجرین کی مدینہ منورہ روانگی کے بعد شاہِ حبشہ تنہا رہ گئے تھے شاید حبشہ کے سنگدل اور تنگ نظر لوگ اُن کے وجود کو برداشت نہ کر سکے ہوں۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کو اپنے اس عاشق صادق کی جب خبر وفات بذریعہ وحی معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اعلان کروا دیا کہ آج تمہارا ایک بھائی

مردِ صالح شاہِ حبشہ فوت ہوگیا سب عید گاہ چلو تا کہ اُس مردِ صالح و مردِ حق کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ اس اعلان پر تمام مدینہ اُمڈ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے جاں نثار، سچے عاشق کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

مقام ادائیگی جنازہ

مدینہ منورہ سے کچھ باہر ایک وسیع علاقے کو "میدان المناخة" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جہاں پر سرکارِ دو عالم ﷺ عیدین اور جنائز کی ادائیگی فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں اس کے ایک مقام پر **مسجد غمامة** تعمیر ہوئی اور اسی مقام پر شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ ادا کیا گیا۔

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ان اخاکم النجاشی قدمات ، فاستغفروا له

تمہارے بھائی نجاشی کا وصال ہوگیا ہے اُس لئے استغفار کرو۔

الاصابه فی تمییز الصحابه میں ہے کہ جب شاہِ حبشہ کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قدمات الیوم عبد صالح یقال له أصحمة

فقوموا فصلوا علی أصحمة

آج تمہارے ایک نیک بھائی اصحمۃ کا وصال ہوگیا ہے

اُٹھیں اور اُس پر نمازِ جنازہ پڑھیں۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی چارپائی مبارکہ

سیرت نبویہ ﷺ پر حضرت امام سہیلی (وصال 581ھ) کی مشہور زمانہ تصنیف "الروض الانف" میں ہے کہ شاہِ حبشہ حضرت اصحمہ النجاشی رضی اللہ عنہ کا انتقال

سن 9 ہجری میں ہوا اور جس روز اُن کا وصال ہوا، سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُسی روز صحابہ کرام کو فرمایا کہ تمہارے ایک نیک بھائی کا وصال ہو گیا ہے، چلیں اور اُس کی نماز جنازہ ادا کریں۔

سب سے اہم بات حضرت امام بیہقی نے جو ذکر کی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی چارپائی مبارک سرزمین حبشہ سے اُٹھا کر سرکار مدینہ ﷺ کے سامنے رکھ دی گئی تھی اور آپ ﷺ نے شاہِ حبشہ کا مشاہدہ فرماتے ہوئے نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اُس کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ عربی عبارت اس طرح سے ہے۔

ورفع اليه سريره بأرض الحبشة حتى رآه ﷺ

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ، صحابی رسول ﷺ

قارئین کرام! کتاب ہذا کے مقدمہ اور پھر اگلے صفحات میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت نجاشی بوجوہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ حضرت امام ذہبی، ابن کثیر اور حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہم اللہ تو حضرت نجاشی کا تذکرہ صحابہ رسول ﷺ کے تذکرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ یقیناً ان بزرگوں کے زیر نظر کئی وجوہات ہوں گی جس بنا پر انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صحابی رسول ﷺ شمار کیا ہے اور یہ بات بھی اُن کے مدنظر ہوگی کہ سرکار مدینہ ﷺ نے نجاشی کو دیکھتے ہوئے اُن کا جنازہ پڑھایا۔

عام مسلمان میت کے اس فانی دنیا سے چلے جانے کے بعد اگر وہ تمام حالات وواقعات سے باخبر ہونے کے ساتھ مشاہدہ بھی کرتی ہے اور اُس کی قبر پر کوئی پرندہ بھی آ کر بیٹھے تو اُسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ مذکر ہے یا مونث۔

مسلمانوں کے قبرستانوں میں داخل ہونے کے بعد "السلام علیکم یا اهل المقبور" انہیں حرفِ نداء کے ساتھ سلام کرتے ہیں تو یقیناً وہ سنتے بھی ہیں اور

دیکھتے بھی ہیں۔ اگر یہ صورت حال عام میت کی ہے تو پھر یہ مقام غور وفکر ہے کہ شہداء کا مقام ومرتبہ کیا ہوگا؟ آیت قرآنی کے مطابق ہمیں تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ وہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ انہیں اپنے رب کے ہاں رزق بھی ملتا ہے اور وہ جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں لیکن درحقیقت اُن کے اصل مقام ومرتبے کا علم صرف ذات باری تعالیٰ اور سرکارِ مدینہ ﷺ کو ہی ہے۔

حافظ ابن حجر کے قول کے مطابق حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت مبارکہ کہ **''نجاشی کی قبر سے ہمیشہ نور کی کرنیں پھوٹتی تھیں''** سے شہادت والی بات کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ اعزاز وشرف صرف شہداء کے لئے ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ، حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا رہے ہوں گے (دونوں صورتوں میں اگر جنازہ سامنے تھا یا مدینہ منورہ سے سرزمین حبشہ تک کے تمام حجابات اٹھ گئے تھے) تو کیا رسول اللہ ﷺ شاہ حبشہ کو نہ دیکھ رہے ہوں گے اور پھر کیا حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ بھی سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے فیض یاب نہ ہو رہے ہوں گے۔ یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر کیا رسول اللہ ﷺ نے بعد از وصال اپنے عاشق صادق، محسن و گہرے دوست کا جنازہ پڑھا کر صحابیت کا شرف نہ عطا فرما دیا ہوگا۔

اس کے علاوہ بھی کئی وجوہ سے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ یقیناً بلا شک وشبہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ اسی بنا پر بندہ نے کتاب ہذا میں حضرت نجاشی کو رضی اللہ عنہ سے یاد کیا ہے اور یہ میری شاہ حبشہ سے ذاتی عقیدت و بے پناہ محبت کا نتیجہ ہے

[قارئین کرام کا میری رائے سے متفق ہوا ضروری نہیں ہے۔]

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی قبر پرنور

حضرت امام سہیلی اپنی کتاب "الروض الانف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

لما مات النجاشی کنا نتحدث أنه
لا یزال یری علی قبره نور
"ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ ایک نور نظر آتا ہے"
یہ وہ شرف واعزاز عظیم ہے جو شھداء فی سبیل اللہ کا مقدر بنتا ہے۔

مزار مبارک حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ

شاہِ حبشہ حضرت أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ایتھوپیا کے شمالی قصبے "نجاش" میں واقع ہے جس کا نام عظیم بادشاہ کے نام سے منسوب ہے۔ایک مصری روزنامہ "المصریون" میں شائع مضمون کے مطابق سالانہ ہزاروں کی تعداد میں ملکی وغیر ملکی زائرین خیر وبرکت کے حصول اور علاج کے لئے ایتھوپیا کا رخ کرتے ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ

"أن من زار قبر احد ملوکھا و قبور اصحابه اسلامیین مدفونین کأنما زار قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینة المنورة"
شاہِ حبشہ کے مزار اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جو اُن کے ساتھ مدفون ہیں، کی زیارت ایسے ہی ہے جیسے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارتِ مبارکہ۔

حضرتِ شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ تاریخ اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہیں جن کے بارے

میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا "ملک عادل لایظلم عندہ احد" عادل بادشاہ جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔

ہر سال 10 محرم سے 10 صفر تک کثرت سے زائرین شاہِ حبشہ اور صحابہ کرام کے مزارات مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں جن کی تعداد تقریباً 2 لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔

قصبہ یا گاؤں "نجاش" میں ایک کنواں بھی موجود ہے جس کو مسلمان مہاجرین نے کھودا تھا اور ساڑھے چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اس بابرکت کنوئیں میں پانی جاری وساری ہے علاقہ کے لوگ اس متبرک کنوئیں کے پانی کو زمزم کے پانی سے تعبیر کرتے ہیں۔

شاہ نجاشی ؓ کے مزار مبارک پر سبز رنگ کا غلاف چڑھا ہوا ہے جس پر آیت قرآنی الاان اولیاء اللہ .... تحریر ہے۔ شاہ نجاشی کے مزار مبارک کے قریب ایک وسیع وعریض قبرستان ہے جس میں 1400 کے قریب ائمہ، مشائخ، حفاظ اور صوفیاء کرام کی قبور مبارکہ ہیں۔

قصبہ نجاش میں سارا سال دینی و روحانی محافل منعقد ہوتی رہتی ہیں جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ بیرونی دنیا سے بھی لوگ شرکت کرتے ہیں۔

قصبہ "نجاش" جس میں حضرت نجاشی ؓ کا مزار مبارک ہے اس کو عظیم اسلامی خانقاہ کہا جا سکتا ہے اور یہ ووکرو (Wukro) سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک سطح مرتفع پر واقع ہے۔ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ایک شاندار منظر پیش کرتا ہے۔

قصبہ "نجاش" اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ خود اسلام، مگر یہ ایتھوپیا کی بہترین گم نام جگہ ہے جہاں اسلام پر عمل کیا جاتا رہا۔

مکہ مکرمہ میں اعلان نبوت کے بعد کفار نے سرکار دو عالم ﷺ کے ابتدائی پیروکاروں سے یہ بنیادی حق چھین لیا تھا کہ وہ اپنی پسند اور ترجیح کے مطابق دین کی پیروی کریں۔ اپنے مذہب کی بقاء کیلئے نبی پاک ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے لئے ایک محفوظ پناہ گاہ مطلوب تھی۔

سرکار دو عالم ﷺ نے سلطنت حبشہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا

> حبشہ وہ ملک ہے جس کے بادشاہ کے پاس کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جاتی ہے وہ نیکی کی سرزمین ہے وہاں چلے جاؤ اور اس وقت تک وہاں قیام پذیر رہو جب تک تمہارا رب تم سے خوش ہو کر تمہارے لئے راستے نہیں کھول دیتا۔

کتاب Aksum-An African Civilization of late Antiquity میں ہے کہ شاہ حبشہ کو قصبہ "نجاش" میں دفنایا گیا جو ورکرو (Wukro) سے صرف 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

قصبہ نجاش میں مسجد نجاشی بھی اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ ایتھوپیا میں اسلام۔ یہ افریقہ کی پہلی مسجد ہے اور مقدس ترین اسلامی مقامات میں سے ایک ہے۔ مسلمانوں کا پہلا وفد مہاجرین کے طور پر ایتھوپیا کے ایک چھوٹے سے قصبے نجاش (Negas) میں رہائش پذیر رہا۔

علاقہ نجاش نہ صرف دنیا کے پہلے مسلم بادشاہ کی آرام گاہ ہے بلکہ یہ وہ بابرکت جگہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کے اولین مسلمانوں کی دار الھجرت کے لئے منتخب کیا، ایتھوپیا کے مسلمانوں کی جانب اس جگہ کو "مکہ ثانی" کا نام بھی دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہ مدفون مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وصحابیات مبارکہ کی قبور پر تاقیامت اپنے انوار وبرکات کو بارش کی صورت میں نازل فرماتا رہے اور اُن کے قرب میں جتنے بھی مسلمین، مسلمات مدفون ہیں، ان کی بھی بخشش ومغفرت فرما کر ان کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ایسے غیبی انتظامات فرمادے کہ اس بابرکت مقام پر حاضری اور حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کی زیارت نصیب فرمائے کیونکہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی اعلیٰ، جانثار فدا کار دوست تھے اور سب سے بڑھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی درجہ کی محبت والفت تھی اور ہماری ان کی بارگاہوں میں حاضری سے یقیناً رسول اللہ ضرور خوش ہوں گے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

نقشہ سرزمین حبشہ (موجودہ ایتھوپیا)

بارگاہِ

شاہِ حبشہ
حضرت
أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ

میں

ہدیہ سلام

و

نذرانہ عقیدت

سلام بحضور شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ

مرحبا مرحبا ،شاہِ حبشہ سلام

خادمِ مصطفیٰ ﷺ ، شاہِ حبشہ سلام
حق نوا حق ادا ، شاہِ حبشہ سلام
ارضِ حبشہ میں اصحابِ سرکار ﷺ کا
میزباں تو بنا ، شاہِ حبشہ سلام
دستِ جعفر رضی اللہ عنہ پہ کلمۂ طیبہ پڑھا
مرحبا مرحبا ، شاہِ حبشہ سلام
خود محمد ﷺ نے جس کو برادر کہا
دینِ حق کی ضیا ، شاہِ حبشہ سلام
غائبانہ جنازہ شہِ دین ﷺ نے
خود پڑھایا تیرا ، شاہِ حبشہ سلام
لکھ ادب سے بلالؔ سخن آشنا
مژدۂ جانفزا ، شاہِ حبشہ سلام

بلال رشید
اسلام آباد

نذرانہ عقیدت

نشانِ عظمت و رُعب و جلالت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ
وقار و سطوتِ دین و شریعت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

نہ دیکھا سیرت و کردار میں ثانی کوئی اُن کا
رئیس حلقہ اہلِ بصیرت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

وہ سُن کر دین حق کی خوبیاں ایمان لے آئے
فدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پاک فطرت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

مثالی اور نرالی شخصیت تھے وہ زمانے میں
تھے اِک مردِ جری ذی استقامت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

پڑا اُن کا جنازہ غائبانہ سرورِ دین صلی اللہ علیہ وسلم نے
مقدر کا سکندر ، خوب قسمت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

کیا سمجھیں مقام اُن کا جو ہیں عرفان سے خالی
حقائق آشنائے سرِ وحدت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

رہے گا تذکرہ دائم جہاں میں اُن کی عظمت کا
درخشاں اخترِ فلکِ ولایت ، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

عقیدت سے کہی فیض الامین نے منقبت اُن کی
کریں گے حشر میں اُس کی حمایت، شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی، مونیاں شریف ضلع گجرات

اسلام کا اولین معاشرتی تمدن وبین المذاہب ہم آہنگی

تَعَلَّمْ اَبَیْتَ اللَّعْنَ اَنَّکَ مَاجِدٌ — کَرِیْمٌ فَلَا یَشْقٰی لَدَیْکَ الْمُجَانِبُ

تَعَلَّمْ بِاَنَّ اللّٰہَ زَادَکَ بَسْطَۃً — وَاَفْعَالَ خَیْرٍ کُلُّھَا بِکَ لَازِبُ

وَاَنَّکَ فَیْضٌ ذُوْ سِجَالٍ غَزِیْرَۃٍ — یَنَالُ الْاَعَادِیْ نَفْعَھَا وَالْاَقَارِبُ

اے نجاشی! خدا کرے تم ہمیشہ برائی سے دور رہو، یاد رکھو کہ تم صاحب مجد و کرامت و جاہ و حشم ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پڑوسی جنہوں نے مشرکین مکہ سے جان چھڑا کر تمہارے پاس پناہ لی ہے، سختی میں مبتلا ہوں اور یہ بھی یاد رکھنا کہ پروردگار عالم کے کرم سے تمہیں حکومت و سلطنت کی وجہ سے بہت اختیارات حاصل ہیں۔ لہٰذا تمام نیک کاموں میں تمہیں پابندی سے حصہ لینا چاہیے اور تم تو سخی وفیاض بھی ہو جس سے دوست اور دشمن دونوں ہی فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ سیدنا ابوطالب بن عبد المطلبؓ

اسلام کے اوائل میں جن حضرات نے تاریخی اقدام کے باعث اہل اسلام پہ انمٹ نقوش کے باعث دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کی ان میں نجاشی حبشہ اَصْحَمۃ بن اَبْجَر کا نام جگمگاتا ہے۔ آپ کی زیر سرپرستی سیدنا جعفر بن ابی طالبؓ نے بین المذاہب ہم آہنگی کی مستحکم بنیاد رکھی اور ادیان عالم کی ایک اساس کے اصول کا پرچار فرماتے سترہ سال تک پیغام الٰہی عام فرمایا۔ حبشہ ہی میں اہل اسلام کو کھل کر اپنے افکار ونظریات، احکام الٰہی وفرامین نبوی کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع ملا اور حضرت نجاشی کے زیر سایہ پہلے اسلامی معاشرے کا تہذیبی وثقافتی تمدن ارتقا پذیر ہوا جو بعد ازاں کرۂ ارضی کے کونے کونے میں جلوہ افروز ہے۔ شاعر اسلام جناب حفیظ جالندھری کے بقول؛

سچائی کا اثر ظاہر ہوا قلب نجاشی پر
وہ بولا "کون سا برہان لایا ہے وہ پیغمبر"
سنائیں حضرت جعفر نے چند آیات قرآنی
نجاشی کے مکدر دل نے پائی جن سے تابانی

ہوا دل پر اثر آنکھوں سے آنسو ہو گئے جاری
کہا لاریب اللہ کی کتابیں ایک ہیں ساری
قسم اللہ کی اعجاز ہے انجیل و قرآں میں
اسی کے نطق کی آواز ہے انجیل و قرآں میں

Negusa Nigaste: مَلِکُ الْمَلُوْک

شاہ حبشہ نجاشی رضی اللہ عنہ (King Negus) جناب اصحم رضی اللہ عنہ حبشہ Ethiopia, Somalia, Eritrea کے سنگم پر واقع مملکتِ اکسوم کے سامی النسل فرمانروا اَبْجَرْ کے اکلوتے فرزند تھے۔ مملکتِ اکسوم (The Kingdom of Axum) کا فرمانروا اس دور میں براعظم افریقہ کا مَلِکُ الْمَلُوْک (Negusa Nigaste شہنشاہ) کہلاتا تھا۔ اہل حبشہ میں سے کچھ سیاسی بازیگروں نے اَبْجَرْ کو قتل کر دیا اور ان کے برادرِ خورد کو تخت نشین کر دیا جن کے بارہ بیٹے تھے۔ یتیم اصحم (اصحم بمعنی عَطِیَّۃ) اپنے چچا کے ماتحت کام کرنے لگے اور امورِ سلطنت سے آگاہی حاصل کر لی۔ حاسدین کو خوف ہوا کہ کہیں یہ حبشہ کا تاج و تخت دوبارہ حاصل نہ کر لیں چنانچہ انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنا جسے ان کے چچا نے مسترد کر دیا اور ایک بردہ فروش کے ہاتھ چھ سو درہم میں فروخت کر دیا جو انہیں لے کر حبشہ سے چل دیا۔ اسی شام آسمان پہ بادل آئے اور بارش شروع ہو گئی۔ شاہِ حبشہ بارش سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ آسمانی بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گیا جس کے بعد اس کے بیٹے تخت نشین ہوئے جو سب کے سب نالائق و نااہل حکمران و منتظم ثابت ہوئے۔ اہل حبشہ نہایت پریشان و غمگین ہوئے اور فیصلہ کیا کہ حبشہ کے تاج و تخت کے ساتھ اصحم بن ابجر کے علاوہ کوئی انصاف نہیں کر سکتا اور یہ انہیں کا حق ہے۔ بردہ فروش کی تلاش شروع ہوئی اور بالآخر جناب اصحم کو تلاش کر کے تخت نشین کر دیا گیا۔ نجاشی نے تخت پر بیٹھتے ہی حبشیوں کو بردہ فروش کے چھ سو درہم واپس کرنے کا حکم دیا اور خوفِ خدا، دیانت داری و خردمندی کے ساتھ حکومت کرنے کا آغاز کیا جس کا جلد ہی شہرہ ہو گیا اور لسان وَمَا یَنْطِقُ نے حبشہ کو ارضِ صدق "سچائی کی سرزمین" اور شاہ

حبشہ کو عادل بادشاہ قرار دیتے ہوئے دین اسلام کے سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کو سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی زیر قیادت حبشہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے ان اصحاب رسول اللہ کا بے حد خیال رکھا اور شاہی مہمان کا درجہ دیا۔ سورۃ المائدۃ کی آیت ۸۲ تا ۸۵ میں حضرت نجاشی اور آپ کے اصحاب کا تذکرہ ہے۔ ''آپ پائیں گے سب لوگوں میں زیادہ دشمنی اہل ایمان سے یہود و مشرکین کی اور آپ پائیں گے سب سے نزدیک محبت میں اہل ایمان سے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں بایں وجہ کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے اور جب سنتے ہیں جو اترا رسول پر تو دیکھیں ان کی حق شناس اشک ریز آنکھیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں اہل ایقان میں لکھ دے اور ہمیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہ لائیں اللہ پر اور جو پہنچا ہمارے پاس حق اور ہمیں توقع ہے کہ ہمارا رب ہمیں صالحین کی جماعت میں داخل کرے گا، پھر انہیں بدل دیا اللہ نے اس قول پر جنتوں سے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے اور یہ جزا ہے نیک کام کرنے والوں کے لیے''۔ غزوۂ احد کے دوران جناب نجاشی نے حبشی محافظین سرکار دو عالم ﷺ کی حفاظت کے لیے بھیجے۔ رجب ۹ھ میں ان کے انتقال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَصَلُّوْا عَلٰى اَصْحَمَةَ''؛ آپ ﷺ نے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ'' حضرت نجاشی اسلام کی واحد شخصیت ہیں جن کا سرکار دو عالم ﷺ نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کیا۔ اس موقع پر اللہ رب العزت نے جناب نجاشی کی گرانقدر خدمات پر تمغۂ رضا عطا کرتے فرمایا؛ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۳/۱۹۹۔ سیدنا نجاشی اَصْحَمَةُ کے فرزند ارحا اور دختر میمونہ جنہیں تاریخ اسلام میں فِضَّةُ جَارِيَةُ الزَّهْرا کے نام سے جانا جاتا ہے بہ جائے خود تاریخ عالم میں نمایاں اور منفرد ہیں۔ (ملاحظہ کیجیے ماہنامہ حکیم الامت سری نگر فضہ نمبر مئی ۲۰۱۵ء؛ زیر ادارت

ڈاکٹر محمد ظفر حیدری پی ایچ ڈی، ڈی لٹ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ رب العزت نے نجاشی کی قبر کو نور سے منور کردیا جو ان کی قبر کے اوپر نازل ہوتا دکھائی دیتا تھا۔ آپ کی قبر مبارک شمالی ایتھیوپیا کے گاؤں نجاش میں مرجع عاشقان رسول ﷺ ہے۔ تاریخ حبشہ آپ کی دہلیز پہ گھن گرج سے سلامی دیتی ہے:

Victor Magnus
The NEGUS

Ethiopian ruler mystical , From a land so biblical
Mighty Negusse Negest, Your reign is the best

Moa Anbessa, Zeimnegede Yehuda
Rex Habessinicus, Victor magnus

Preserver of Christianity , Fighter without Cruelty
Preserver of the black race , Proudly showing your black face

And rulers from other Worlds , Gives you diamonds and pearls
As a tribute to the great Emperor , Ruler, Judge, and Warrior

Negusse Negest ze Ityopia, Ruler of the land called Ethiopia
Brown like coffee their skin , The people of the Abyssinian king

Always ready to conquer and win , Without even commiting a sin
The fate of Ethiopia the great land , Still lays in your generous hand

Great Negus your enemies are morbid , Not like you descendant of David
Descendant of Solomon and Makeda , Queen of the ancient land Sheba

Oh, you Judah's lion , Ethiopia is your dominion
For that her star for ever may shine , And her brightness never decline

Menelik preserved the ark, The one of the covenant which was meant to mark
The beginning God's and Ethiopia's covenantFor that she shall for ever be dominant

God, Ethiopia is your land! , From the mountain's snow to the desert's sand
Your land, your destiny! , She shall live eternally!

نجاشی ؓ ! نگاہِ ابوطالبؓ میں

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ فِي النَّأْيِ جَعْفَرٌ ... وَعَمْرٌو وَأَعْدَاءُ النَّبِيِّ الأَقَارِبُ
فَهَلْ نَالَ أَفْعَالُ النَّجَاشِيِّ جَعْفَراً ... وَأَصْحَابَهُ أَوْعَاقَ ذٰلِكَ شَاغِبُ
تَعَلَّمْ أَبَيْتَ اللَّعْنَ أَنَّكَ مَاجِدٌ ... كَرِيْمٌ فَلَا يَشْقٰى لَدَيْكَ الْمُجَانِبُ
تَعَلَّمْ بِأَنَّ اللّٰهَ زَادَكَ بَسْطَةً ... وَأَفْعَالَ خَيْرٍ كُلُّهَا بِكَ لَازِبُ
وَأَنَّكَ فَيْضٌ ذُوْ سِجَالٍ غَزِيْرَةٍ ... يَنَالُ الأَعَادِيْ نَفْعَهَا وَالأَقَارِبُ

کاش میں جان سکوں کہ حبشہ میں (میرے بیٹے) جعفر (اور ان کے دشمن) عمرو کا کیا حال ہے اور کتنے تعجب کی بات ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مخالفت وہ کر رہے ہیں جو ان کے قرابتدار بھی ہیں۔ پتہ نہیں نجاشی نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا وہ بدسرشت عمرو رکاوٹ بن گیا؟ اے نجاشی! خدا کرے تم ہمیشہ برائی سے دور رہو، یاد رکھو کہ تم صاحب مجد و کرامت وجاہ و حشم ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے پڑوسی جنہوں نے مشرکین مکہ سے جان چھڑا کر تمہارے پاس پناہ لی ہے تنگی میں مبتلا ہوں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ پروردگارِ عالم کے کرم سے تمہیں حکومت و سلطنت کی وجہ سے بہت اختیارات حاصل ہیں۔ لہٰذا تمام نیک کاموں میں تمہیں پابندی سے حصہ لینا چاہیے اور تم تو سخی و فیاض بھی ہو جس سے دوست اور دشمن دونوں ہی فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ اَلْبِدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ ج ۳ ص ۷۶ ، أَبَيْتَ اللَّعْنَ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ لِمُلُوْكِهِمْ عِنْدَ التَّحِيَّةِ، فرمانروا سے مخاطب ہوتے عرب أَبَيْتَ اللَّعْنَ سے خیر سگالی کا اظہار کرتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی نبوت سے متعلق نجاشی کو آگاہ کرتے اور دینِ اسلام کی دعوت دیتے فرماتے ہیں:

أَتَعْلَمُ مَلِكَ الْحُبْشِ أَنَّ مُحَمَّداً ... نَبِيٌّ كَمُوْسٰى وَالْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمْ
أَتٰى بِهُدًى مِثْلَ الَّذِيْ أَتَيَا بِهِ ... وَكُلٌّ بِأَمْرِ اللّٰهِ يَهْدِيْ وَيَعْصِمْ
وَأَنَّكُمُوْا تَتْلُوْنَهُ فِيْ كِتَابِكُمْ ... بِصِدْقِ حَدِيْثٍ لَابِصِدْقِ التَّرَجُّمْ
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ نِدّاً وَأَسْلِمُوْا ... وَإِنَّ طَرِيْقَ الْحَقِّ لَيْسَ بِمُظْلِمْ

حبشہ کے بادشاہ (نجاشی) کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم نبی تھے اسی طرح محمد ﷺ بھی نبی ہیں۔ جس طرح وہ لوگ ہدایت کا پیغام لائے تھے اسی طرح یہ بھی پیغام ہدایت لائے ہیں۔ (اور ظاہر ہے کہ) تمام انبیا خدا کے حکم سے ہی لوگوں کی ہدایت بھی کرتے ہیں اور حفاظت بھی اور تم لوگوں نے تو اپنی کتاب (انجیل مقدس) میں ان کے بارے میں بچی باتیں (پیشینگوئیاں) پڑھ ہی لی ہیں۔ کسی کو ہرگز خدا کا شریک قرار نہ دو بلکہ اسلام قبول کرو اور حق کا راستہ تو اتنا روشن ہے کہ اس میں کوئی تاریکی پائی ہی نہیں جاتی۔

مہاجرین حبشہ سے متعلق آپ اس قدر فکر مند تھے کہ بذاتِ خود حبشہ کو رختِ سفر باندھ لیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

تَقُوْلُ إِبْنَتِي: أَيْنَ أَيْنَ الرَّحِيْلُ؟ ... وَمَا الْبَيْنُ مِنِّيْ بِمُسْتَنْكَرِ

فَقُلْتُ: دَعِيْنِيْ، فَإِنِّيْ امْرُو ... أُرِيْدُ النَّجَاشِيَّ فِيْ جَعْفَرِ

لأَكْوِيَهُ عِنْدَهُ كَيَّةً ... أُقِيْمُ بِهَا نَخْوَةَ الأَصْعَرِ

وَإِنِ انْثَنَانِيَ عَنْ هَاشِمٍ ... بِمَا اسْتَطَعْتُ فِيْ الْغَيْبِ وَالْمَحْضَرِ

وَعَنْ عَائِبِ اللاَّتِ فِيْ قَوْلِهِ: ... وَلَوْلاَ رِضَا اللاَّتِ لَمْ تُمْطَرِ

وَإِنِّيْ لأَشْنَا قُرَيْشًا لَهُ ... وَإِنْ كَانَ كَالذَّهَبِ الأَحْمَرِ

میری بیٹی (مجھے آمادۂ سفر دیکھ کر) پوچھتی ہے کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ جبکہ سفر میرے لیے انہونی بات نہیں ہے۔ تو میں نے نورِ چشم سے کہا کہ مجھے جانے دو، میں جعفر (کی حمایت و نصرت) کے لیے نجاشی کے پاس جانا چاہتا ہوں تاکہ میں وہاں پہنچ کر عمروؓ کی مکاریوں کا جواب دے سکوں اور اس کے غرور و نخوت کا سر کچل سکوں (اور اسے بتادوں کہ) میرا تعلق جناب ہاشم (جیسے باعظمت انسان) سے ہے اور غیب و شہود میں حتی الامکان اس نسبت کا لحاظ رکھتا ہوں اور جو لوگ لات کے حوالہ سے یہ کہتے ہیں کہ اگر لات خوش نہ ہو تو ہمارے ہاں بارش بھی نہیں ہوتی (ان کو بھی یہ بتلادوں کہ) میں قریش کی اس بات سے نفرت کرتا ہوں، اگرچہ وہ ان کے نزدیک سرخ سونے جیسی قیمتی چیز ہی کیوں نہ ہو۔

مقاطعہ قریش کی دستاویز کو دیمک نے چاٹ لیا اور صرف اللہ رب العزت کا اسم ذات باقی رہ گیا تو محافظ نبوت نے مسرت واطمینان کے ساتھ ایک طویل نظم میں مہاجرین حبشہ کو یاد کرتے فرمایا؛

أَلَا هَلْ أَتَى بَحْرِيَّنَا صُنْعُ رَبِّنَا عَلَى نَأْيِهِمْ، وَاللّٰهُ بِالنَّاسِ أَرْوَدُ
فَيُخْبِرَهُمْ أَنَّ الصَّحِيفَةَ مُزِّقَتْ وَأَنْ كُلُّ مَا لَمْ يَرْضَهُ اللّٰهُ مُفْسَدُ

کیا حبشہ کو ہجرت میں سمندری سفر کرنے والوں کو دور دراز سے یہ خبر موصول ہوئی کہ ہمارے پروردگار نے ہم پر کیسا فضل وکرم فرمایا ہے اور خدا تو اپنے بندوں پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔ کوئی ہے جو انہیں یہ خبر دے دے کہ کفار قریش نے ہم لوگوں کے مقاطعہ کے لیے جو دستاویز تیار کی تھی وہ ختم ہوگئی اور یہ تو یقینی بات ہے کہ جس چیز میں خدا کی رضا نہ ہو وہ برباد ہو کر رہے گی۔

مکتوب نبوی ﷺ؛ نجاشی کا احترام مراسلہ

پیغمبر اسلام ﷺ نے قیصر روم ہرقل، شاہِ ایران خسرو شاہ پرویز اور مقوقس فرعون مصر کو خط لکھے اور دعوت اسلام دی۔ ربیع الاول ۶ ھ میں عمرو بن امیہ الضمریؓ سرکار دو عالم کا مراسلہ لے کر شاہِ حبشہ نجاشیؓ کے پاس آئے؛ (اردو ترجمہ)

خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور دائمی رحم والا ہے۔

خط اللہ کے رسول محمد کی طرف سے نجاشی اصحم بادشاہ حبش کے نام ہے۔ تمھیں سلامتی ہو۔ میں پہلے اللہ کی ستائش کرتا ہوں جو ملک، قدوس، سلام، مومن اور مھیمن ہے اور میں ظاہر کرتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی مخلوق اور اس کا حکم ہیں۔ جو مریم بتول طیبہ عفیفہ کی جانب بھیجا گیا اور انہیں عیسیٰ کا اس سے حمل ٹھہر گیا۔ خدا نے عیسیٰ کو روح اور نفخ سے اس طرح پیدا کیا جیسا کہ آدم کو اپنے ہاتھ اور نفخ سے پیدا کیا تھا۔ اب میری دعوت یہ ہے کہ تم خدا پر جو اکیلا اور لاشریک ہے ایمان لے آؤ اور ہمیشہ اسی کی فرمانبرداری میں رہا کرو اور میرا اتباع کرو اور میری تعلیم کا سچے دل سے اقرار کرو کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں قبل ازیں تمہاری طرف اپنے تایازاد جعفر کو اہل اسلام میں سے چند افراد کے ساتھ بھیج چکا ہوں۔ تم انہیں با آرام ٹھہرانا اور تکبر چھوڑ

دو کیونکہ میں تمہیں اور تمہارے دربار کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ دیکھو! میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا اور تمہیں بخوبی سمجھا دیا۔ اب مناسب ہے کہ میری نصیحت مان لو۔ سلام اس پر جو سیدھی راہ چلتا ہے۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفد کے ساتھ قصر شاہی پہنچے اور شاہِ حبشہ کو تسلیمات پیش کیں جس کے بعد انہوں نے انتہائی احترام سے مراسلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وصول کیا۔ نجاشی رضی اللہ عنہ نے نامہ مبارک پڑھا اور تخت چھوڑ کر نیچے آئے اور زمین پر بیٹھ گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے احترام رسالت کا بے مثال مظاہرہ فرماتے ہوئے نامہ مبارک چوم کر آنکھوں سے لگایا اور دربانوں سے اسے ہاتھی دانت کے بنے ایک قیمتی صندوق میں محفوظ رکھنے کا حکم دیتے فرمایا:

" لَنْ تَزَالُ حَبْشَةَ بِخَيْرٍ مَاكَانَ هٰذَا الْكِتَابُ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ ؛ حبشہ کی عظمت اور افتخار تب تک قائم رہے گا جب تک یہاں کے لوگ اس نامہ رُسالت کو احترام سے محفوظ رکھیں گے۔ محمد وہی رسول ہیں جن کی ستائش میں نے انجیل میں پڑھی ہے اور عیسیٰ بن مریم نے جن کی بشارت انجیل میں دی ہے۔ خدا کی قسم! مملکت کا انتظام دامنگیر نہ ہوتا تو میں چل کر اس رسول برحق کی جوتیاں اٹھاتا اور آفتابہ میں پانی لے کر وضو کراتا۔''

نجاشی اصحم رضی اللہ عنہ حکم رسالت بجالاتے مسلمان ہو گئے اور بارگہ نبوی میں جواب ارسال کیا: (اردو ترجمہ)

خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور دائمی رحم والا ہے۔

محمد رسول اللہ کی خدمت میں نجاشی الاصحم بن ابجر کی طرف سے۔ اے اللہ کے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکتیں ہوں، اسی خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت فرمائی ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ حضور کا فرمان میرے پاس پہنچا۔ عیسیٰ کے متعلق جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے، بخدائے زمین و آسمان اس سے ذرہ برابر بھی بڑھ کر نہیں، ان کی حیثیت اتنی ہی ہے جتنی آپ نے تحریر فرمائی ہے۔ ہم نے آپ کی تعلیم سیکھ لی ہے اور

آپ کے تایازاد بھائی اوران کے ساتھی میرے پاس آرام سے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، سچے ہیں اور راستبازوں کی سچائی ظاہر کرنے والے ہیں۔ میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے تایازاد کے دستِ مبارک پر حضور کی بیعت اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا اقرار کرلیا ہے اور میں حضور کی خدمت میں اپنے فرزند ارہا کو روانہ کرتا ہوں۔ میں تو اپنے ہی نفس کا مالک ہوں اگر حضور کا منشاء ہوگا کہ میں حاضر خدمت ہوجاؤں تو ضرور حاضر ہو جاؤں گا کیونکہ میں یقین کرتا ہوں کہ حضور جو فرماتے ہیں وہی حق ہے۔ اے خدا کے رسول ﷺ! آپ پر سلام۔

اکابرین کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنا اور ان کے فکر وفلسفہ کا احیا زندہ قوموں کا شیوہ ہے۔ افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی کاوش لائقِ تحسین ہے جس میں آپ نے تاریخ عالم کے اس عظیم قائد Victor Magnus کو سپاس پیش کیا ہے جو آپ کے سینے میں موجزن دین کی تڑپ اور عشقِ نبوی کا آئینہ ہے۔ قبل ازیں مقاماتِ مقدسہ کی حاضری اور اماکن متبرکہ سے عوام کو متعارف کروانا آپ کے علمی وروحانی آثار میں نمایاں ہے جسے بین الاقوامی سطح پر عوام وخواص نے سراہا ہے۔

اہل اللہ کے مقامات اور رسول اللہ ﷺ کے متوسلین ووابستگان سے گہری عقیدت آپ کے معمولاتِ زندگانی کا سرنامہ ہے جسے آپ عوام سے متعارف کرواتے رہے ہیں۔ عرب وعجم میں جلوہ نما انسانیت کے محسنوں سے پاسِ وفا جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی شخصیت کا اہم پہلو ہے۔ جس میں نورِ قرآن اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے وابستگی جلاءُ الْعُیُوْن وضیاءُ الْاَفْهَام ہے۔

ڈاکٹر سید علی عباس شاہ

دبئی، الامارات العربیۃ المتحدہ

کتاب
شاہِ حبشہ
حضرت
أصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ

پر

منثور و منظوم
تاثرات
و قطعاتِ تاریخ

محمد منشا تابش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور، پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 10-01-2017

اسلامی تاریخ کا ایک عظیم انسان

شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ

سیاحِ عصر یا سفیرِ روحانیت محترم المقام افتخار احمد حافظ قادری زید مجدہ کا اوڑھنا بچھونا قلم کی آبیاری ہے۔ نئے نئے ناموں پر نہایت عمدہ اور با مقصد مفید ترین کتابیں تصنیف کرتے آرہے ہیں جن کی تفصیل موصوف سے وابستہ حضرات خوب جانتے ہیں۔

زیبِ نظر کتابِ مستطاب ایک ایسی نامور شخصیت کے احوال پر مشتمل ہے جس نے دینِ اسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس شان سے خدمت سر انجام دی کہ وہ امر ہو گے۔

تاریخ کے اس عظیم الشان انسان کے مقدر اور خوش بختی کے کیا کہنے! ان کے وصال پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آئیں اور شاہِ حبشہ کی نماز جنازہ ادا کریں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی، خیال رہے کہ یہ نماز غائبانہ نہیں تھی بلکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرحوم کا جسدِ اطہر موجود تھا۔

اس مقام پر ایک بات میرے ایمان وایقان کی تقویت کا باعث بن رہی ہے۔ جسے درج کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور وہ یہ کہ شاہِ حبشہ ہی واحد مثالی ہستی

ہیں کہ جنہیں بعد از وصال صحابیت کا شرف نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ ادا فرما کر عطا فرما دیا۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ جس خوش نصیب نے ایمان کی نگاہ سے ایک لمحہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا وہ صحابی ہے تو جس کو حضور پُر نور ﷺ نے نہ صرف دیکھا بلکہ نماز جنازہ بھی ادا فرمائی وہ کیوں کر نہ صحابی رسول ﷺ ہوگا۔

افتخار اُحمد قادری کے بعد دیگرے اہم ترین تصانیف قوم وملت کو پیش کر رہے ہیں اس شرف وسعادت پر میں انہیں ھدیہ تبریک وتحسین پیش کرتا ہوں۔

دُعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کو اسی عشق ومحبت سے خدمتِ لوح وقلم میں صحت وتندرستی کے ساتھ مصروف رکھے تاکہ اہل علم وقلم آپ کی تصانیف منیفہ سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہیں۔

آمین بجاۃ سید الاولین والاخرین ﷺ

محمد منشا تابش قصوری، مرید کے

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ

11 ربیع الثانی 1438 لاہور

10 جنوری 2017

الزاویة القادریه

ملک محبوب الرسول قادری

چیئرمین ۔ انٹرنیشنل غوثیہ فورم ۔ جوہر آباد ۔ پنجاب

حوالہ نمبر ______ تاریخ 10-01-2017

اُن کی باتوں میں اور کتابوں میں گلوں کی خوشبو

مجھے جب بھی حضرت افتخار احمد حافظ قادری کا خیال آتا ہے تو مجھے اُن کے جواں جذبوں، حسین تصورات، بڑے اہم اور نفیس علمی کارہائے نمایاں، عدیم النظیر اور محیر العقول سفر ناموں اور اس سب کچھ کے مرکزی تصور "نسبت و محبتِ رسول ﷺ" کے سبب میر درد کا شعر یاد آ جاتا ہے انہوں نے فرمایا۔

بسا ہے کون تیرے دل میں گل بدن ، اے دردؔ
کہ بو گلاب کی آتی ہے تیرے سینے میں

وہ ایک ہی لگن میں مگن ہیں۔ حُب رسول ﷺ ان کا اسلحہ ہے۔ وہ صلحاو اولیاء کے طریق کو فطرت کا تقاضا قرار دیتے ہیں۔ اور اس منہج میں طریق قادریت کو بھی پر فوقیت، سب سے اُحسن و آسان اور معرفت و رحمت خداوندی کے حصول کا قریب ترین راستہ قرار دیتے ہیں۔ مشرق و مغرب تک دنیا بھر میں آسودۂ خاک مقبولانِ بارگاہ کی حاضری اور سلامی ان کا معمولِ حیات ہے یہی وجہ ہے کہ مقابر انبیاء و اولیاء کی حاضری کے تعلق سے بظاہر سیاحت ان کی شخصیت کا حوالہ اعظم بن کر رہ گیا ہے اور اسی حوالہ سے ہمارے عہد میں وہ اپنی نظیر آپ ہیں اور باعث افتخار ہیں۔

افتخار احمد حافظ قادری کی سیاحت بھی صحافت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ اور وہ بھی منفرد اور جامع شعبہ۔۔۔ وہ عالمی سیاح ہیں اور منفرد صحافی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اب نئی کتاب جو منظر پر لائی جا رہی ہے اس کا موضوع شاہ حبشہ حضرت اصحم

بن ابجر نجاشی ﷺ متعین کیا گیا ہے۔ یہ منفرد شان کا حامل موضوع ہے۔ ایمان افروز داستان ہے اس منفرد کائناتی داستان کے تذکار صدیوں سے لکھے، پڑھے اور سنے جا رہے ہیں، تو اب مکرمی حافظ قادری صاحب کا محبت سے لبریز اور حقائق و دلائل کے میزان پر رقم فرمودہ صحیفہ بھی دیکھئے۔

دنیا کے نقشہ پر مشرقی افریقہ میں ایک وسیع و عریض ملک ایتھوپیا ہے۔ زمانہ قدیم میں یہی حبشہ تھا۔ اور اسی حبشہ کا انفرادی اعزاز یہ ہے کہ اس دھرتی سے حضرت اصحم بن ابجر نجاشی ﷺ، سیدنا اویس قرنی ﷺ اور حضرت سیدنا بلال حبشی ﷺ جیسے نابغہ روزگار نے جنم لیا۔ یہ سرزمین محبوب ربُ العالمین سید الانبیاء المرسلین ﷺ کی پسندیدہ سرزمین ہے۔ حبشہ کا تصور آج بھی اپنے ہمراہ حُبِ رسول ﷺ کی خوشبو لاتا ہے۔ اس سرزمین کے باسیوں کو نصرت اسلام کا اعزاز و توفیق نصیب ہوئی۔

قدرت و فطرت کے تقاضے کیا ہیں اس کی حکمتیں اللہ رب العالمین ہی جانتا ہے مشیت و تقدیر کا غلبہ ہی سنت الٰہیہ ہے۔ شاہِ حبشہ کے تذکار، تاریخ، ہجرت حبشہ کے علاوہ حبشہ، شاہِ حبشہ اور اہل حبش کے متعلق زبانِ حق ترجمان سے نکلے مبارک الفاظ کائنات کی سب سے بڑی حقیقت اور ان خوش بختوں کے لئے عظیم ترین شہادت ہیں کہ اس مبارک زبان کے الفاظ مقدس ہیں کہ

وہ زبان جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

دل چاہتا ہے وہ قدسی الفاظ بار بار دہرائے جائیں۔ کہ مصطفےٰ کریم ﷺ کے الفاظ ہیں۔ کبھی اس خطے کو، کبھی اس خطے کو باسیوں کو، کبھی اس خطے کے عادل حکمران کو، کبھی اس عادل حکمران شاہِ حبشہ اصحم بن ابجر نجاشی کی رحلت کی خبر، اس کے لئے دعائیہ نشست کا اہتمام اور منفرد شان کے ساتھ نماز جنازہ کا خود اہتمام کیا۔

بارگاہ رسالت ﷺ میں اس قدر پذیرائی۔۔ سبحان اللہ۔۔ لجپال نبی ﷺ

کا اس قدر التفات کرم، شان رحمت کا نزول وظہور ہے۔۔۔سعادت وشقاوت ہمیشہ سے ساتھ ساتھ ہیں۔حضور کریم ﷺ کی عزت وتکریم کرنے والے سعادت مندوں پر انعامات اور آپ کے نامہ مبارک کی قدر نہ کرنے والے بدبختوں پر جاگتی آنکھوں جو عذاب اترے۔جریدۂ عالم اس کا عینی شاہد ہے۔

حبشہ کی طرف مسلمانوں کی ہجرت، دربار نجاشی میں حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کا خطاب اور انٹرویو، بادشاہ سے تبادلہ خیال، مدینہ منورہ کی یادوں کا شیئر کرنا، جناب رسالت پناہ ﷺ سے ملاقات، اپنے دور غلامی کے تذکار۔۔اللہ اکبر۔

اس سب کچھ پر ان روابط کے اثرات بھی نمایاں تھے جو اہل حبشہ اور اہل مکہ کے مابین تھے اور حضور اقدس ﷺ کے جد اعلیٰ جناب سیدنا حضرت ہاشم کے سفارشی خطوط پر مکہ کے تاجروں کو قیصر روم تک رسائی ملی اور ان کی مملکت میں کاروبار کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔

ویسے یہ موضوع بہت دلچسپ ہے اس عنوان پر پڑھنے کے شائقین خصوصاً طلباء کے لئے سیرت کی تقریباً تمام کتب، بالخصوص سیرت ابن ھشام اُردو میں ضیاء النبی، البدایہ و النھایہ، ابن سعد، روح المعانی، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، شرح نھج البلاغہ، جمھرۃ انساب العرب، کلیاتِ اقبال (فارسی) میں ہجرت حبشہ کے حوالے سے تذکار ہیں۔

مکرمی افتخار احمد حافظ قادری کی کتاب "شاہِ حبشہ حضرت أصحمة النجاشی ؓ" اہل علم وقلم کو دعوت دے رہی ہے کہ تشنہ موضوعات کی تلاش اور عوام و خواص کے لئے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ حقائق پر مبنی علمی مواد از سر نو مرتب کیا جائے اور اسے سماج میں عام کیا جائے تو اس کے قدر دان اور اس سے استفادہ کرنے والے آج بھی موجود ہیں۔قادری صاحب موضوع کا انتخاب وقت کی نبض پر ہاتھ رکھ کر کرتے ہیں اور پھر موضوع کو نبھانا بھی انہیں خوب آتا ہے۔ان کی نئی کتاب کو خوش

آمدید کہتے ہوئے میں انہیں ھدیہ تبریک، خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور آخر میں شاہِ حبشہ کا وہ مکتوب پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ یہ جوابی مکتوب ہے جو اس وقت بارگاہ نبوی ﷺ میں لکھا گیا جب حضور اقدس علیہ السلام والصلوٰۃ نے اپنا نامہ مبارک شاہِ نجاشی کو ارسال فرمایا تھا۔ اس کے ایک ایک لفظ میں روشنیاں، عقیدت، ایثار، محبت اور قبول حق کے جلوے نظر آتے ہیں۔ یہ اس نامہ مبارک کا جواب ہے جو قبول اسلام سے قبل عمرو بن امیہ ضمری کے ذریعے شاہِ حبشہ کو بھیجا گیا تھا۔ عمر بن امیہ ضمری بعد میں مسلمان ہوئے یہ قبول اسلام سے قبل بھی رسول اللہ ﷺ کے معتمد دوست اور شاہِ حبشہ کے بھی ذاتی خاص دوست تھے۔ اس نامہ مبارک کا اُردو ترجمہ ڈاکٹر حمید اللہ نے کیا ہے اس مکتوب کو بار بار پڑھا جانا چاہیے۔ ملاحظہ ہو۔

بخدمت محمد رسول اللہ ﷺ

از طرف نجاشی اصحم بن ابجر

تجھ پر اے اللہ کی نبی ﷺ سلام

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں! اس اللہ کی، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا خط مجھے ملا، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا زمین اور آسمان کے مالک کی قسم، کہ آپ کے بیان کردہ حقیقت سے بڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام رتی بھر بھی زیادہ نہیں ہیں اور وہ ویسے ہی تھے جیسا آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ ہم نے آپکے فرستادوں سے تعارف حاصل کیا اور آپ کے چچا زاد بھائی اور اُن کے ساتھیوں کی مہمان داری کی۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ ﷺ، اللہ کے سچے اور تصدیق یاب رسول ہیں۔ میں نے آپ کے چچازاد بھائی کی بیعت کی اور اس کی دست مبارک پر خدا رب العالمین کے سامنے سراطاعت خم کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے

اریحا بن اصحم بن ابجر کو بھیجا ہے۔ کیونکہ میں اپنی ذات کے سوا کسی کا مالک نہیں۔

اگر آپ چاہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس آجاؤں تو آجاؤں گا کیونکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ جو آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ حق ہے۔

السلام علیک یا رسول اللہ

حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ عالی جناب میں پیش کیے گئے مکتوب کو بار بار پڑھیں اور یہ اُردو ترجمہ بھی اس شخص کے قلم سے ہے جو تمام مسالک و مکاتیب فکر کے نزدیک مسلمہ، دیانت دار اور حق گو قلمکار تسلیم کیے جاتے ہیں اور ڈاکٹر حمید اللہ پر کسی ایک مسلک کی چھاپ نہیں۔

میری دُعا ہے کہ رب العالمین ہمارے دینی بھائی گرامی قدر افتخار احمد حافظ قادری شاذلی کے علم و قلم، عمل، رزق، اولاد، احباب میں مزید برکتیں اور نکھار پیدا کرے۔ وہ فیض رساں شخصیت ہیں ان کے اس وصف میں مزید وسعت بخشے اور شاہِ حبشہ حضرت اصحم بن ابجر نجاشی کے ذکر خیر کی برکت سے قریہ عشق رسول ﷺ، وطن عزیز پاکستان کے باسیوں کو بھی فیض یاب فرمائے۔ اس کتاب کے ناشرین، تقسیم کار اور قارئین بھی اس کے فاضل مصنف اور زرِ کثیر خرچ کر کے شائع کرنے والے خوش بختوں کے ساتھ سعادتیں اور برکات پائیں۔ آمین

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً. اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ٥ (آل عمران 8) آمین

حافظ صاحب آپ کا شکریہ کہ آپ کی دعوت پر اس موضوع کو ایک مرتبہ پھر پڑھنے کا موقع ملا۔

11 ربیع الثانی 1438ھ	ملک محبوب الرسول قادری
10 جنوری 2017ء	چیف ایڈیٹر
بر موقع یوم جشن غوثیہ	سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد
بڑی گیارھویں شریف	ایڈیٹر ماہنامہ ’’سوئے حجاز‘‘ لاہور

محمد جی اے حق چشتی

(ر) ریسرچ سکالر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

خطیب درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

حوالہ نمبر ______ تاریخ 11-01-2017

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ!!!

برادر محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی علمی خدمات میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت نجاشی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ پر کتاب نہایت عمدہ کوشش ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اسلامی تاریخ میں حضرت نجاشی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ کا بلند مرتبہ ہے۔ سیدِ کل ختمِ رُسل سیدنا حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا جنازہ پڑھایا وہ تو ہزاروں میل دور تھے مگر اللہ تعالیٰ علام الغیوب نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم عطا فرمایا کہ نجاشی کی وفات ہوگئی ہے یہ غائبانہ نماز جنازہ نہ تھی کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نجاشی کا جنازہ دیکھ رہا تھا جب نماز جنازہ پڑھا رہا تھا۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کے آخری نبی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ عالم عیسائیت کیلئے یہی واضح مثال ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں تو پھر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع لازم ہے۔

محمد جی اے حق چشتی

الزاویة العثمانیة للصلوات والتسلیمات

شہر اقبال ، سیالکوٹ

حوالہ نمبر ______ تاریخ 11-01-2017

"این کارِ از تو آید ومردان چنین کنند"

تصنیف "شاہِ حبشہ اصحمة النجاشی رضی اللہ عنہ" مع نادر رنگین تصاویر ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، مقدس و برگزیدہ ہستی کا تذکرہ ہے انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ پہلے بادشاہِ ہیں جنہوں نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی تقریر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سننے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا۔

حضرت نجاشی نے اپنے خطوط وسفیرانِ نبوی کی وساطت سے اور مہاجرین کے واسطے سے اپنے اسلام لانے کا اظہار کیا، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نجاشی نے امور مملکت وحکمرانی وبعض وجوہات کی بناء پر بارگاہ نبوت میں عدم حاضری کی معذرت کی تھی اور ساتھ ہی اپنے جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار بہ این طور فرمایا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو تو مال ودولت بادشاہت وحکمرانی سب کچھ چھوڑ کر حاضر خدمت ہو جاؤں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے قلب ونگاہ کو منور کروں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی کے اظہار ایمان قبول اسلام تصدیق رسالت کفالتِ پناہ گزین ومحافظتِ مہاجرین ودیگر خدمات کو سراہتے ہوئے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ آنے کا اذن نہیں دیا بلکہ وہیں رہنے پر ترجیح دی کیونکہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کی حکومت اسلام کے وسیع تر مفادات کی ضامن تھی۔ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں بھی اپنے ایمان لانے کا اعلان وقبولِ اسلام کا اقرار کیا تھا اور اسے اپنے سینہ صدق پر چسپاں کر لیا تھا۔ انہی اسباب اور شواہد کی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات

کی خبر سن کر ان کی نماز جنازہ صحابہ کرام کے ساتھ پڑھی تھی۔

کتاب ہذا کے مصنف قبلہ افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حُبِ نجاشی کا ایک اچھوتا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو ہنوز کم از کم میری نظر سے نہیں گزرا "ایں کار از تو آید و مردان چنیں کنند" کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مؤلف نے نہایت عرق ریزی سے کتب تاریخ واحادیث کا مطالعہ کیا ہے اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ میرے ممدوح کی تمام کتب جہاں تحقیق کا عمدہ شاہکار ہیں وہیں آپ کی عشق نوردی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہیں جو قلم کے ذریعے اسرار و رموز کے گزرے واقعات کو وفورِ عشق سے صفحہ قرطاس پر بکھیر کر اپنے دلکش وفنکارانہ انداز میں اپنے آقا کریم ﷺ کی اُمت کے ذوق شوق کی نذر گزارتے ہیں جس کی عطر بیزیاں اہلِ محبت کے مشام جاں کو معطر رکھتی ہے مجھے یقین ہے کہ اس کتاب مبارک کے مطالعہ سے قارئین کو بہت سی اہم معلومات فراہم ہوں گی جو پہلے ان کے علم میں نہیں تھیں۔

خاکسار صمیم قلب سے دعا گو ہے کہ باری تعالیٰ اللہ جل شانہ قبلہ افتخار احمد حافظ قادری صاحب مدظلہ کی اس کتاب سمیت تمام خدمات اسلامی کو قبول فرمائے اور آپ کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے فیوضات و برکات سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل رہے آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

مجذوبِ محبوبِ سُبحانی

سلطان عثمانی ہارونی القادری السدروی

از شہر اقبال، سیالکوٹ

قطعہ تاریخ اشاعت

”ذکرِ نجاشی زبدۂ کونین“

1438ھ

افتخارِ قادری اہل ذکا دانش مآب
ہے ہر اک تالیف ان کی بہترین ولاجواب

کب سے ہے اُن کے قلم کا فیض جاری دہر میں
ہو رہے ہیں جس سے خاص وعام یکساں بہرہ یاب

شاہِ نجاشی پہ ہے اُن کی نئی تحقیق یہ
لائقِ صد آفریں ہے اِن کا حُسنِ انتخاب

حبشہ کے فرماں رواء وہ محسنِ اسلام و دین
اُن کو بخشا تھا خدا نے خسروانہ رُعب و داب

لائے وہ ایمان سن کر خوبیاں اسلام کی
کس قدر تھا اوج پر اُن کے مقدر کا شہاب

خود پڑھایا آپ ﷺ نے اُن کا جنازہ غائبی
دونوں عالم میں رہے وہ کامران و کامیاب

ذکر سے اُن کے ملے گی دین و ایماں کو جلا
اُن کی یادوں کا رہے گا پر مہک دائم گلاب

مرحبا خدمت میں اُن کی یہ عقیدت کا خراج
مستحق ہے داد کا اور باعث اجر و ثواب

مجھ کو تھی فیضؔ الامین سالِ رسا کی جستجو
اک صدا آئی ''رفیع المرتبت روشن کتاب''

2017ء

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی، مونیاں شریف، ضلع گجرات

حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کا شمار اُن تاریخ ساز ہستیوں میں ہوتا ہے جن کے سامنے ماہ و سال ادب سے سر جھکاتے ہیں، جن کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے الفاظ جگمگاتے ہیں اور یہ لوگ اپنا عہد خود تخلیق کرتے ہیں۔

حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کی مشہور زمانہ تصنیف ''مثنوی معنوی'' ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری کتاب کا عکس نظر آتا ہے۔

قطعہ تاریخ طباعت

''سخن مزین شاہِ حبشہ''

1438ھ

''قیل وقال اصحمۃ النجاشی ﷛''	''کلامِ ظہور جناب افتخار احمد قادری''
2017ء	2017ء

تمہاری عظمت پہ جاؤں قرباں اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ
عظیم ہے حق پہ تیرا احساں ، اے شاہِ حبشہ ، اے شاہِ حبشہ

تری فضیلت کا ہے مؤید ، ترا رویہ مہاجریں سے
تو نیک خو، خوبرو ہے سلطاں ، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

تو حق پرستی کا استعارہ ، تو دینِ حق کو بڑا ہی پیارا
حضور ﷺ تجھ پہ بجا تھے نازاں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

رہے گی تاریخ میں نمایاں ، وہ تیری بے مثل میزبانی
کیا ہے تو نے وہ کام تاباں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

سکون بخشا تھا تو نے قلبِ شفیع ﷺ روز جزا کو بے حد
نبی اکرم ﷺ تھے تجھ پہ شاداں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

تمام شاہوں میں سب سے پہلے ، قبول اسلام تیرا ثابت
تو بے بدل فخر دین و ایماں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

تری ہی حد تک ہوا تھا جائز ، فقط جنازۂ غائبانہ
ملا ہے تجھ کو شرف بے پایاں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

ترے ہی کردار کی جلا سے ملی توانائی دین حق کو
سلامی دیویں تجھے مسلماں، اے شاہِ حبشہ اے شاہ حبشہ

بجائے ہے "ذکر حق حافظ" اس ارمغاں کا سن طباعت
2017ء
کہے ہے مجبور، اک ثناخواں، اے شاہِ حبشہ اے شاہِ حبشہ

از اثر خامہ
سید عارف محمود مجبور رضوی
گجرات

دل شاد ، ذکرِ آلِ نبی ﷺ سے ہے زندگی
جو کار بند ہے اُس پہ وہی با اصول ہے
پُرنور ہے جہانِ محبت ، طفیلِ عشق
ورنہ یہ زیست دوستوں ایک شے فضول ہے
پاتا ہے ہر کوئی کب یہ منزلِ مراد
قسمت کی بات ذکرِ آلِ رسول ﷺ ہے

نجاشی رضی اللہ عنہ نیک طینت پاک بندہ تھا!!

رہے گا نام اُس کا تا ابد رخشندہ تابندہ
ابد تک اُس رضی اللہ عنہ کو مولا خود بھی چاہے گا

لکھی ہے افتخار احمد، قادری نے یہ عقیدت سے
اِسے جو بھی پڑھے گا وہ بھی اس کو دل سے چاہے گا

جو سچ پوچھو یہ اک ایسی حقیقت ہے
پڑھے گا جو بھی اس کو دل سے وہ بھی اس کو سراہے گا

سرورؔ انبالوی اس کو زمانہ یاد رکھے گا
سرِ میدانِ محشر بھی یہ اس کی داد پائے گا

سرور انبالوی، بانی و صدر، بزم گلزار ادب، راولپنڈی کینٹ

سفر نامہ زیاراتِ ازبکستان بھی عجب شے ہے
پڑے گا جو بھی اس کو وہ اسے دل سے سراہے گا

کتابیات

کتاب ہذا کی تیاری کی سلسلہ میں مقالات، جرائد و مجلات، مختلف عربی انگلش ویب سائٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا گیا۔

	نام کتاب	نام مصنف
❁	الطبقات الکبری	ابن سعد
❁	الأستیعاب فی معرفة الأصحاب	عبدالبر القرطبی
❁	السیرة النبویه	ابن هشام
❁	دلائل النبوة	ابی نعیم الاصبهانی
❁	الروض الانف	الامام السهیلی
❁	الکامل فی التاریخ	ابن الاثیر الجزری
❁	سیر اعلام النبلاء	الامام الذهبی
❁	البدایه و النهایه	ابن کثیر
❁	الأصابة فی تمیز الصحابه	ابن حجر العسقلانی
❁	تنویر الغبش فی فضل السودان و الحبش	ابن جوزی
❁	لسان العرب	العلامه ابن منظور
❁	شاہِ حبشہ خدمت نبوی ﷺ میں	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
❁	سیرت رسول پاک ﷺ	ابن اسحاق
❁	سیرت سیدُ الانبیاء	ابن جوزی
❁	رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	ڈاکٹر محمد حمید اللہ

مصنف کتاب ہذا "افتخار احمد قادری" کی اب تک شائع ہونے والی کتب کی

فہرست

سال اشاعت	نام کتاب	نمبر شمار
1999	زیاراتِ مقدسہ (تحریر و تصاویر)	-1
2000	سفرنامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	-2
2000	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
2001	ارشاداتِ مرشد	-4
2001	خزانۂ دُرود و سلام	-5
2001	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	-6
2001	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
2002	قصائدِ غوثیہ	-8
2002	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	-9
2002	زیاراتِ اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
2002	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
2002	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
2002	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	-13
2003	زیاراتِ شام (تصویری البم)	-14
2003	زیاراتِ شہرِ رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
2003	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
2005	فضیلتِ اہلِ بیتِ نبوی ﷺ	-17

-18	زیارات مصر (تحریر وتصاویر)	2006
-19	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر وتصاویر)	2006
-20	سفرنامہ زیارات مراکش (تحریر وتصاویر)	2008
-21	زیارات مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	2008
-22	زیارات ترکی (تحریر وتصاویر)	2008
-23	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر وتصاویر)	2009
-24	گلدستہ درُود وسلام	2009
-25	تکمیل الحسنات	2010
-26	انوار الحق	2010
-27	خزینۂ درُود وسلام	2010
-28	فرمودات حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ	2010
-29	التفکر والاعتبار	2010
-30	70 صیغہ ہائے درُود وسلام	2010
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے درُود وسلام)	2011
-32	زیارات ایران (تحریر وتصاویر)	2012
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر وتصاویر)	2013
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس رحمۃ اللہ علیہ	2013
-35	ہدیۂ درُود وسلام	2013
-36	سفرنامہ زیارات عراق واُردن (تحریر وتصاویر)	2013
-37	درُود وسلام کا نادر وانمول انسائیکلوپیڈیا	2013

38-	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	2014
39-	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	2014
40-	الصلوات الالفية / صلوات النبوية	2015
41-	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	2016
42-	عظائم الصلوٰات والتسليمات	2016
43-	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	2016
44-	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما	2016
45-	الصلوات الالفية بأسماء خير البرية	2017
46-	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	2017
47-	کتاب ہذا (شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ)	2017

الحمدللہ! مذکورہ بالا جملہ کتب زیور طباعت سے آراستہ ہونے کے بعد شائقینِ زیارت مقدسہ کے ہاتھوں میں پہنچی اور اختتام پذیر ہوئیں۔ فی الوقت کتاب ہذا اور سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان کے حصول کے لیے رابطہ کیا جا سکتا ہے (0344-5009536)

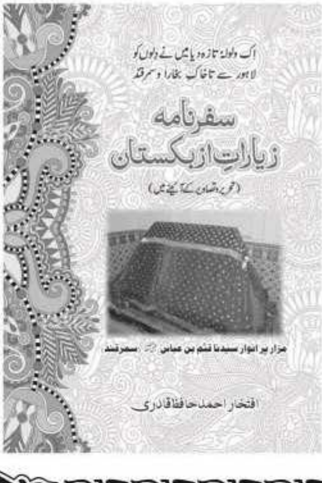

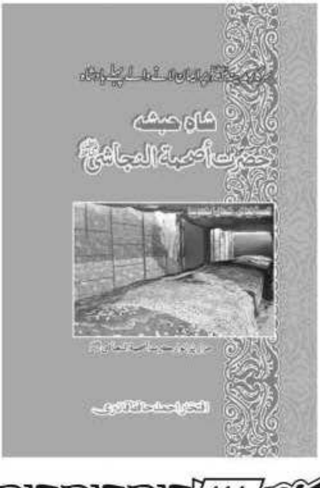

اَلْکِتَابُ خَیْرُ جَلِیْس

کتاب، ایک بہترین ساتھی

کتاب چار حروف (ک ت ا ب) کا کلمہ جو اپنے اندر علم و ادب کا بیش بہا خزانہ رکھتا ہے اور لکھے ہوئے حروف و الفاظ کے مجموعے کا نام ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفوں کو بھی ''کتاب'' کہا گیا ہے۔ پہلے کتابیں ہاتھ سے تحریر ہوا کرتی تھیں جب کہ مطبوعہ کتابوں کا آغاز پندرھویں صدی عیسوی سے شروع ہوا۔ قرآن مجید کو بھی ''الکتاب'' کہا گیا ہے۔

کتاب زندگی کی بہترین دوست ہے اور مفید و دلچسپ کتابیں تنہائی کا بہترین ہم نشین ہوتی ہیں۔ حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''دل کو زندہ رکھنے کیلئے اچھی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اچھی کتابیں بہترین دوست، رہنما اور عمدہ رفیق سفر ہوتی ہیں۔''

فاتح بیت المقدس حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کتابیں میری دوست ہیں اور کتب خانے کے ایک گوشے میں مجھے سکون میسر آتا ہے۔

فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔ اپنے زمانے کے علماء و فضلاء کی کتابوں اور رسالوں پر اُن کی گہری نظر ہوتی تھی۔ سلطان کے پاس اپنا ایک ذاتی کتب خانہ تھا جس میں ہزاروں نایاب اور قیمتی کتابیں موجود تھیں۔

> کتاب مطالعہ غم اور اُداسی کا بہترین علاج ہے۔ آپ کو جب بھی موقع ملے تو کتب کے مطالعہ سے مستفیض ہوں، پھر آپ تسلیم کریں گے کہ کتاب بہترین ہم نشین، مونس و غم خوار، وفا شعار و فادار اور بہترین یارِ غار بلکہ جاں نثار ہے۔

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سال اشاعت	تعداد کتب
1-	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	1999	01
2-	سفرنامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2000	01
3-	زیارتِ حبیب ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2000	02
4-	ارشاداتِ مرشد	افتخار احمد حافظ قادری	2001	01
5-	خزانۂ درُود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2001	02
6-	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2001	01
7-	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	افتخار احمد حافظ قادری	2001	02
8-	قصائدِ غوثیہ	افتخار احمد حافظ قادری	2002	01
9-	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	افتخار احمد حافظ قادری	2002	01
10-	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	افتخار احمد حافظ قادری	2002	01
11-	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2002	01
12-	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2002	01
13-	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2002	01
14-	زیارات شام (تصویری البم)	افتخار احمد حافظ قادری	2003	01
15-	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	افتخار احمد حافظ قادری	2003	01
16-	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	افتخار احمد حافظ قادری	2003	01
17-	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2005	02
18-	زیارات مصر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2006	01
19-	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2006	01

20-	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
21-	زیارات مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
22-	زیارات ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
23-	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
24-	گلدستہ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
25-	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
26-	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
27-	خزینۂ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
28-	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
29-	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
30-	70 صیغہ ہائے دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
31-	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود و سلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
32-	زیارات ایران (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
33-	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
34-	کتابچہ حضرت دادا برلاس ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
35-	ہدیۂ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
36-	سفرنامہ زیارات عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
37-	دُرود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول و جلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
38-	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
39-	شانِ بتول ؓ بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
40-	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
41-	شانِ علی ؓ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
42-	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
43-	شانِ خلفائے راشدین ؓ بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
44-	سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
45-	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
46-	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفية الصلوات على فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books & Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مرکز تعلیم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس/شام/مصر/مراکش/ایران/عراق/اردن/لبنان/افغانستان/ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارات مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہِ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرِفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلہ ضیائے حرم، فیضانِ سدرۃ، پیغامِ آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمینِ ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نمازِ فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتیِ اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارک کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا

معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔شکریہ

افتخار احمد حافظ قادری

سلام بحضور شاہِ حبشہ ؓ

مرحبا مرحبا ، شاہِ حبشہ سلام

خادمِ مصطفیٰ ﷺ ، شاہِ حبشہ سلام
حق نوا حق ادا ، شاہِ حبشہ سلام

ارضِ حبشہ میں اصحابِ سرکار ﷺ کا
میزباں تو بنا ، شاہِ حبشہ سلام

دستِ جعفر ؓ پہ کلمہ طیبہ پڑھا
مرحبا مرحبا ، شاہِ حبشہ سلام

خود محمد ﷺ نے جس کو برادر کہا
دینِ حق کی ضیا ، شاہِ حبشہ سلام

غائبانہ جنازہ شہِ دین ﷺ نے
خود پڑھایا تیرا ، شاہِ حبشہ سلام

لکھ ادب سے بلالِ سخن آشنا
مژدۂ جانفزا ، شاہِ حبشہ سلام

بلال رشید